

Posted on Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.kitabnagri.com)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

چشم فسون گر

بقلم: نائلہ طارق

سورج نے گزشتہ کئی دنوں سے گہرے سرمئی بادلوں میں خود کو چھپا رکھا تھا۔ درجہ حرارت نقطہ انجماد پر پہنچ چکا تھا۔ سفید برف کی موٹی تہوں کو واحد نظر تک دیکھا جاسکتا تھا، برف پوش پہاڑوں پر موسم کے تیور خطرناک سے خطرناک حد تک بگڑتے جا رہے تھے، برفانی ہواؤں کے ساتھ برف کے طوفانوں نے پہاڑوں کو گھیر رکھا تھا۔ ایسے میں کھڑکی کے بند بھاری شیشیوں سے لگا بیٹھا تھا آمن تند و تیز بر فشاری کی قیامت خیزیوں کو نہ صرف دیکھ سکتا تھا بلکہ مضبوط لکڑیوں سے بنے اس چھوٹے سے گھر کی دیواروں اور چھت سے ٹکراتی طوفانی ہواؤں کا ہولناک شور بھی سن رہا تھا مگر اس سب کے درمیان اس کی سماعتیں مکمل توجہ کے ساتھ اپنے استاد، اپنے محسن نروان کی سنجیدہ اور شفیق آواز کو بھی سن رہی تھیں

”انجام کار دنیا کو اس کے سامنے زیر ہونا پڑ جاتا ہے جس نے غصے پر نرمی سے اور برائی پر اچھائی سے غلبہ حاصل کر لیا۔۔۔ نفرت کو ہر گز ہی نفرت سے ختم نہیں کیا جاسکتا، نفرت کو صرف اور صرف محبت سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے۔“ اپنے سامنے ٹیبل پر پھیلے بھاری موٹے کپڑے پر قینچی چلاتا نروان بولا رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

”محبت اور نفرت، اچھائی اور برائی، غم اور خوشی یہ سب انسان کی زندگی اور موت کے درمیان بکھرے بنیادی رنگ ہیں، یہ رنگ کائنات کا حصہ ہیں جو انسان کو فطرت سے جوڑ کر رکھتے ہیں۔“

”لیکن فطرت کیا ہے؟“ بغور سنتا آمن بول اٹھا تھا

”میرے بیٹے! فطرت دن اور رات کے خاموش بہاؤ، موسموں اور آسمانوں کے عظیم چکر اور بدلاؤ کا نام ہے جس کی مثال افلاک کی رد و بدل میں یہاں تک کہ ایک ستارے میں بھی ملتی ہے، تم کہہ سکتے ہو کہ فطرت کائنات کا راستہ ہے۔ فطرت میں ہر چیز اپنے عروج پر پہنچ کر واپس اپنے ماخذ کی جانب لوٹتی ہے یہ الٹا بہاؤ ابدی قانون ہے اگر ہم امن و سکون کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اس ابدی اور منطقی قانون سے مطابقت کا حاصل ہونا چاہیے۔“

”آپ کی کچھ باتیں میرے لیے سمجھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے سوال پر سوال کرنے کے باوجود۔۔۔“ اس کے ہچکچائے لہجے پر مشفق اور پروقار سے نراون نے ذرا مسکرا کر اس کے شرمندہ تاثرات کو دیکھا تھا

”آمن! تم تقریباً اٹھارہ یا انیس سال کے عقلمند لڑکے ہو، ابھی یہ سادہ باتیں نہیں سمجھو گے تو کب سمجھو گے؟“ نراون کے پر شفقت لہجے پر وہ مزید جھینپ کر کھڑکی سے باہر نظر دوڑانے لگا، برف کی چنگھاڑتی دھند میں رات کی تاریکی بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

”آپ کہتے ہیں طوفان موسم کا غصہ ہوتا مگر کیا یہ ضروری ہے کہ موسم کو جب غصہ آئے تو ساتھ طوفان بھی لائے؟“ آمن کے سوال کو سنتے نراون نے کپڑے کو جھٹک کر واپس ٹیبل پر پھیلا یا اور قینچی سنبھال لی۔

Posted on Kitab Nagri

”طوفان کی ہیبت اور تباہ کاریوں کو ایک طرف رکھ کر اگر اس کی افادیت کو تلاش کیا جائے تو یہ عظیم بے وقوفی جیسی بے حسی والی بات ہوگی مگر پھر بھی یہ سچ ہے کہ طوفان کوڑا کرکٹ صاف کرنے اور بڑھی ہوئی غیر ضروری چیزوں کو کاٹ پھینکنے آتا ہے، طوفان اس وقت آتا ہے جب بہت سی چیزیں مرنے کے لئے تیار ہوں۔“ تراشتے ہوئے کپڑے کی تہہ بناتا نروان نرم لہجے میں بتا رہا تھا

”پھر تو میں کئی بار مر چکا ہوں اور کئی مرتبہ نیا جنم بھی لے چکا ہوں کیونکہ نور ما کا غصہ کسی طوفان سے کم تو نہیں ہوتا۔“ وہ سرعت اور روانی سے بولتا نروان کو چونکا گیا تھا

”کیا اس نے پھر تم پر غصہ کیا ہے، ہاتھ اٹھایا ہے تم پر؟“

”نہیں، بالکل بھی نہیں۔“ اس نے فوراً نفی میں سر بھی ہلایا تھا۔ ”لیکن وہ بالکل خاموش ہو چکی ہے، ایسی خاموشی جو طوفان سے پہلے چھائی ہوتی ہے، شاید اس کی شکایت آپ سے کر کے میں نے اسے مزید اپنی نفرت میں مبتلا کر ڈالا ہے۔“ آمن کے لہجے میں تشویش اور اضطراب تھا۔

”ایسا ہرگز نہیں ہے، تم نے کچھ غلط نہیں کیا، تم نے صرف اس گھر سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا تھا، اپنا فرض نبھایا تھا۔۔۔ نور ما کو اپنی غلطی کا احساس ہے اس لیے وہ خاموش ہے، جب اس کی شرمندگی کم ہوگی تو پھر یقیناً تمہاری شامت آجائے گی، تم بے فکر رہو۔“ آخری بات نروان نے مسکراتے ہوئے کی جبکہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ نور ما جیسی مغرور، خود پرست اور اکھڑ مزاج لڑکی اپنی غلطی مان کر شرمندہ ہو جائے یہ تو قیامت تک شاید ممکن نہیں۔

Posted on Kitab Nagri

”کام مکمل ہو چکا ہے، چلو تہہ خانے میں چلتے ہیں، مجھے نیند آرہی ہے، صبح جلدی بیدار بھی ہونا ہے، آدھا دن برف صاف کرنے میں ہی گزر جائے گا۔“ نروان کے تھکے تھکے لہجے پر وہ تابعداری سے بیٹری سے چلنے والی لائٹ اٹھا کر نروان کے پیچھے چل پڑا، نروان کی تقلید میں تہہ خانے کی سڑھیاں اترتے ہوئے اس نے رک کر تہہ خانے کے چوکور مضبوط دروازے کو اچھی طرح بند کر دیا تھا، تین افراد کے حساب سے جگہ کافی کشادہ تھی، آتش دان میں بھڑکتی آگ نے ماحول کو کافی گرم اور پُر سکون کر رکھا تھا، ایک جانب چھوٹی سی بوسیدہ ٹیبل پر کچھ کھانے پینے کا سامان، ایمر جنسی لائٹ اور کچھ ادویات رکھی تھیں جبکہ دوسری جانب ہفتے بھر کی لکڑیوں کا ڈھیر بندھا پڑا تھا، آتش دان کے ایک جانب نورما اپنے فرشی بستر پر دبکی ہوئی تھی جبکہ آتش دان کے دوسری جانب لگا بستر آمن کے لیے مختص تھا، نروان ان دونوں کے پیروں کی سمت سو جاتا تھا، پہاڑوں پڑ جب نہ رکنے والی برف کے طوفانوں کا سلسلہ شروع ہوتا تو گھروں میں تہہ خانے جیسی محفوظ جگہ کو ہی ترجیح دی جاتی تھی، نروان ایک درزی تھا جو بھاری، گرم کپڑے کے ملبوسات تیار کرنے کا ماہر تھا، ایسی خراب موسم میں جب سب اپنے گھروں میں قید ہو جاتے، دکان کھولنا ناممکن ہو جاتا تو نروان کپڑوں کی سلائی کا کام گھر میں ہی مکمل کرتا، حالانکہ نورما کو چڑھتی اس کے کام سے، چھوٹے سے گھر میں بکھیرا پھیل جاتا مگر وہ یہ بھی تو جانتی تھی کہ زندہ رہنے کے لیے کام بھی تو ضروری تھا

اپنے بستر میں گھس کر آمن نے سر سے اوئی ٹوپی اور ہاتھوں سے دستانے اتار کر سرہانے رکھے اور ناک تک کمبل کھینچ لیا۔ آتش دان میں سلگتی چٹختی لکڑیوں کی آوازوں کے درمیان نروان کی آواز ابھری تھی

”نورما! تمہاری طبیعت تو خراب نہیں؟ آج تم وقت سے پہلے ہی یہاں آ گئیں۔۔۔“

Posted on Kitab Nagri

”میں ٹھیک ہو وڈیڈی۔۔۔“ نورمانے چہرے سے کمبل ہٹا کر باپ کو دیکھا تھا۔ ”بس یو نہی جلدی سونے آگئی، آپ کا کام مکمل ہو گیا؟“

”ہاں تقریباً۔۔۔ چلو تم سو جاؤ۔“ نروان کی تاکید پر اس نے آنکھیں موند لی تھیں، اس کا رخ آمن کی جانب تھا جو اب تک کن آنکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا، آتش دان کی سلگتی آگ کی سرخ و نارنجی روشنی میں اس کا چہرہ پوری تابناکی سے دمک رہا تھا، ہر نقش روح کو کھینچ لینے کی حد تک حسین، آمن کو لگتا تھا ہر رات اس کی لابی گھنی پلکوں تلے حسین، بکھرے خواب سر کے بل کھینچے چلے آتے ہوں گے، آج بھی اس کی سیاہ آنکھوں میں جگمگاتے ستارے قیام کر کے بھول گئے تھے چھپنا۔۔۔ آمن کی نظریں اس کی رخسار پر ٹھہر گئی تھیں، آگ کے بدلے رنگ اس کے رخساروں کو حسین تر بنا رہے تھے، اس کے ترشے ہوئے شکر فی لب گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی زیادہ خوش رنگ تھے۔۔۔۔۔ لاکھ کوشش کے باوجود جب موقع ملتا آمن چور نظروں سے اسے تکنے سے خود کو روک نہیں پاتا تھا، دل میں احساس ندامت بھی جاگتا تھا کہ کہیں وہ نروان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کا مرتکب نہ ہو جائے مگر۔۔۔ جانے یہ کب اور کیسے ہوا کہ دل کو سمجھانا اور آنکھوں پر پہرے لگانا اس کے لیے ناممکن ہو گیا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس پریوں جیسے حسن والی نازک دوشیزہ کے لیے قابلِ نفرت اور بیزار کن ہے لیکن پھر بھی دن رات اپنی عزت نفس کو اس کے پیروں تلے کچلتا دیکھ کر بھی دل کو اس کی پرستش سے روک نہیں پاتا تھا، بنا پلک جھپکے اس کے چہرے کو تکتا وہ یکدم اس لمحے ٹھٹھک کر سہم سا گیا جب نورمانے اچانک آنکھیں کھولیں، رکی سانس کے ساتھ وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت، حقارت اور انتقام کی بھڑکٹی آگ کو دیکھتا رہ گیا جبکہ نورمارخ پھیرتی ایک جھٹکے سے کروٹ بدل گئی تھی، بھاری دل کے ساتھ

Posted on Kitab Nagri

ٹھنڈی آہ بھرتا وہ تکیے پر بکھرے اس کے سیاہ ریشمی بالوں کو دیکھنے لگا، یہاں دور دور تک کوئی ایسا نہیں تھا جس کے بال اور آنکھیں سیاہ ہوں، وہ یقیناً کسی اور ہی دنیا سے تعلق رکھتی تھی، اسی لیے تو وہ اپنے باپ کے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی، وہ جہاں سے گزرتی اس کی سیاہ زلفوں اور ستارہ آنکھوں کے لوگ گرویدہ ہو جاتے پھر وہ کیسے نہ اس کے سیاہ سحر میں گرفتار ہوتا، جو پہلے ہی اس کے حسن کے آگے گھٹنے ٹیک چکا تھا، ایک دن جب وہ نروان کے ساتھ دریا پر مچھلی کا شکار کرنے گیا تو نروان خود ہی نورما کے سیاہ بالوں اور آنکھوں کے راز کا پتہ دے دیا، نورما کی ماں دور کسی شہر سے پہاڑوں پر سیاحت کرنے پہنچی، نروان کی محبت میں گرفتار ہو کر واپس نہ جا سکی، مگر ہمہ وقت برف کے طوفانوں میں گھرے پہاڑوں پر ایک سخت کٹھن زندگی صرف محبت کے نام پر گزارنا اس کے لیے مشکل سے مشکل تر ہو گیا اور پھر ایک دن وہ تین سال کی نورما کو مکمل طور پر نروان کے حوالے کرتی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی دنیا میں لوٹ گئی

”میں اس کو بہت سمجھایا تھا کہ وہ اور میں دو مختلف دنیا کے انسان ہیں، وہ ایک امیر باپ کی اکلوتی بیٹی تھی، ریشم و کم خواب کے بستر سے نکل کر پہاڑوں کی سختی چھبتی ناہموار زمین پر چلنا اس کی محبت جھیل سکتی ہے مگر آسائشوں کا عادی اس کو وجود نہیں، میں نے اسے سختی سے کہہ دیا تھا کہ میں اگر پہاڑوں سے دور ہوا تو میں ختم ہو جاؤں گا، وہ اگر یہاں رکی تو پہاڑوں کی سختیاں اسے ختم کر دیں گی، اس کے لیے یہ جگہ برف کا جہنم بن جائے گی مگر وہ نہ مانی مجھے اس کی ضد کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑے لیکن پھر وہی ہوا جو فطرت کے خلاف جانے پر ہوتا ہے، وہ بہت روئی تھی، بہت منتیں کی اس نے میری مگر میں جانتا تھا کہ اگر میں اس کے ساتھ چلا جاؤں تو بھی ہمارا تعلق زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکے گا، اذیت کا عرصہ طویل کرنے سے بہتر تھا کہ اس اذیت کی وجہ کو

Posted on Kitab Nagri

ہی ختم کر دیا جاتا، ایک دوسرے کو ختم کرنے سے بہتر تھا کہ میں اس سے اپنا تعلق ہی ختم کر دیتا، میں اس محبت کرتا تھا اس لیے اسے جانے سے نہیں روکا، وہ مجھ سے بھی زیادہ مجھ سے محبت کرتی تھی، اس لیے نورما کو ساتھ نہیں لے گئی، وہ جانتی تھی اگر نورما بھی مجھ سے جدا ہو گئی تو میں ایک دن بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گا، میں اس کا حسان مند ہوں، اس نے میری محبت پر بیٹی کی محبت کو فوقیت نہیں دی، اس کے جانے کے بعد ہر رات میں مرجاتا ہوں مگر ہر طلوع ہو تا دن مجھے اس یقین اور احساس کے ساتھ زندہ کر دیتا ہے کہ اس دنیا میں کہیں ایک انسان ہے جس کے دل میں میری محبت کا راج ہے۔“ نروان د لگیر لہجے میں اس اپنے دل کا حال بتا رہا تھا اور وہ سن بیٹھا اپنے محسن کو اپنی محبوب بیوی کے لیے آنسو بہاتا دیکھتا رہا تھا، گہری خاموشی میں نروان کی کھانسی نے اسے چونکا دیا، گہری سانس بھر کر آمنے نے ایک آخری نگاہ کچھ دور تکیے پر بکھری سیاہ زلفوں کو دیکھا، کئی بار اس کا دل چاہتا کہ چپکے سے ان زلفوں کو چھو کر ان کی نرمی کو ان کی خوشبو کو اپنی انگلیوں میں ہمیشہ کے لیے جذب کر لے مگر نہ اس میں تاب تھی نہ ہمت۔۔۔ آنکھیں بند کر کے اس نے سر تک کمر تان لیا، تاریکی میں اب وہ بلا خوف و خطر نورما کے خوبصورت چہرے کو دل بھر دیکھ سکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

☆...☆...☆

بحیرہ منجمد شمالی کی ساحلی پٹی پر دور تک پھیلے دنیا کے سرد ترین برفانی جزیروں میں سے ایک جزیرے پر جنم لینے کے بعد جب اس نے ہوش سنبھالا تو اپنے قریب صرف ایک بوڑھے دادا کو ہی دیکھا، اس برفانی جزیرے میں سورج سال میں ایک بار ہی اپنا جلوہ دیکھاتا تھا اور نہ تو ہر سمت برف کی سرزمین پر گہرہ دھند اور نیم تاریکی ہمہ وقت غالب رہتی، یہاں زندگی بھی برف کے عظیم تودوں کی طرح منجمد، سخت ترین اور سرد ترین تھی، جزیرت

Posted on Kitab Nagri

پر آباد دیگر لوگوں کی طرح وہ بھی غربت افلاس اور غذا کی کمی کا عادی تھا، وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا خردماغ اور غصیلی فطرت کے دادا کو کسی سے بھی زیادہ بات کرنا پسند نہیں تھا، کچھ عقل و فہم سے روشناس ہونے کے بعد آمن کو واحد مشغلہ اپنے جزیرے پر وقتاً فوقتاً آنے والے سیاحوں کو تلاش کرنا اور ان کے دل میں جگہ بنا کر باہر کی دنیا کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا ان سیاحوں کی باتیں سن سن کر وہ اس دنیا کے تصور کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگا جہاں ہر دن سورج طلوع ہوتا تھا، اس کی حرارت سے فصلیں تیار ہوتیں تھیں، پھول کھلتے تھے، جہاں برف نہیں بلکہ سرسبز گھاس ہر سمت تھی، لہلہاتے درختوں کے جھنڈ تھے اور پھلوں سے جھکی ان کی شاخیں، وہ جانتا تھا کہ برف کے جس دوزخ میں اس نے جنم لیا ہے اس سے بہت دور زندگی کی حرارت سے بھرپور، دنیا میں خوش حال، خوش لباس انسان رہتے ہیں، جو بہت مہذب اور تعلیم یافتہ ہیں، آمن کو معلوم نہیں تھا کہ مہذب اور تعلیم یافتہ ہونا کیا ہوتا ہے وہ بس یہ جانتا تھا کہ یہ جو بھی ہے بہت اچھا ہی ہوگا، برف کی دھند کے پار بہت دور سورج کی تیز روشنی میں سرسبز شاداب زمین پر سب کچھ اس کی نظر میں بہت اچھا تھا، اس کا بس چلتا توڑ کر اس دنیا میں چلا جاتا، مگر یہ اتنا آسان نہ تھا، اس کے جزیرے تک کبھی کبھی پہنچنے والے سیاحوں کی زبانی اسے پتہ چلتا رہتا کہ یہاں تک زندہ پہنچنا ہی ایک کٹھن مرحلہ تھا اور یہ کہ وہ سب کتنی صعوبتیں اٹھا کر زندگی داؤ پر لگا کر اپنے جنون کی خاطر ان برفانی جزیروں تک آتے ہیں، سیاحوں سے ہی اسے یہ معلوم ہوا کہ باہر کی دنیا کے کچھ لوگوں نے ان جزیروں کو دریافت اور یہ کوئی بہت سال پرانی بات بھی نہیں۔۔۔ شعور آنے کے بعد کبھی کبھی وہ خدا سے شکوہ کرتا کہ یہ اسے دنیا کے کسی کونے میں پھینک دیا گیا ہے، جہاں سے نکلنے کا سامان کرنا بھی اس کے لیے مشکل تھا، اسے اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں پر حیرت ہوتی تھی کہ ان میں سے کوئی بھی اچھی زندگی کا خواہاں نہیں تھا، اسے لگتا کہ سب لوگ ٹھٹھرتی مشقت انگیز

Posted on Kitab Nagri

زندگی گزار کر بس مر جانے کے لیے پیدا ہوئے تھے، وہ اپنے سے زیادہ ان سب کی حالت پر کڑھتا، اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ موقع ملتے ہی ان جزیروں سے دور نکل جائے گا اس دنیا کی تلاش میں جہاں پہنچ کر اگر وہ مر بھی جاتا تو اسے کوئی غم نہ ہوتا۔ موقع اسے بہت جلد مل گیا، وہ سترہ سال کا ہوا تو ایک دن دادا نے چپ چاپ ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں، آمن کے لیے یہاں رکے رہنے کا اب کوئی جواز نہ تھا، وہ نوجوان تھا، جوش اور جذبہ اس کے پاس تھا، خدا کی ساری زمین انسانوں کے لیے تھی وہ بھی ایک انسان تھا اور اپنا حق استعمال کرنا چاہتا تھا، سو اس نے خاموشی سے رختِ سفر باندھ لیا، برف کے ٹیلوں، پہاڑوں پر رستہ بناتا وہ جانفشانی سے آگے بڑھتا رہا، مسلسل آگے بڑھتے رہنا آسان نہ تھا مگر وہ طوفانوں کو جھیلتا بڑھتا ہی رہا، دن پر دن گزرتے رہے اسے کوئی ہوش نہ رہا وہ ہر صوبت کو برداشت کرتا مگر اتنے دن گزرنے کے باوجود اسے کہیں کسی انسانی آبادی کے آثار تک نہ دکھائی دیے برف کا صحرا اسے نگلنے کو تیار تھا مگر وہ ہمت نہیں ہار سکتا تھا، وہ تن تنہا برف کو پچھاڑتا چلتا رہا، یہاں تک کہ اس کے پاس نہ کھانے کے لیے کچھ باقی رہا، نہ پینے کے لیے وہ برف کو پگھلا کر اپنا حلق تر کرتا اور چلتا رہتا مگر توانائی حاصل کرنے کے لیے اسے غذا کی ضرورت تھی، اونچی نیچی برفانی ڈھلوانوں پر وہ نڈھال اور شکستہ پاچلتا رہتا، نہ دن کا اندازہ ہو پاتا اور نہ رات کا۔۔۔۔۔، وہ جانے دن کا پہر تھا یا رات کا جب برف کی تہوں میں چھپی چٹانوں پر اسے نشیب میں پانی کی جھلک نظر آئی، ایک توانائی سے اسے اپنے نیم مردہ وجود میں دوڑتی محسوس ہوئی، وہ پورے ہوش آواز میں جانے کب تک اونچائی سے عمودی چٹانوں میں گھری اس بڑی سی جھیل کو دیکھتا خود کو یقین دلاتا رہا کہ یہ اس کا وہم نہیں، اس میں اب ایک قدم بھی چلنے کی ہمت نہ رہی تھی مگر جھیل کے نیلگوں پانی کی سطح نے مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا، برف پر چلتا وہ نیچے پہنچا ہی تھا کہ اوپر کہیں سے آتی کسی انسان کی آواز نے اس جکڑ لیا، وہ جھیل کو بھی فراموش کر تا سراٹھائے بے تابی سے اس

Posted on Kitab Nagri

انسان کو تلاش کرنے لگا، کسی انسان کو دیکھنے اور اس کی آواز کو سننے کے لیے اس کے کان ترس گئے تھے، یکدم چٹان کی اونچائی پر اسے ایک شخص دکھائی دیا۔۔۔

”نورما۔۔۔ نورما تم کہاں ہو؟“ وہ شخص جانے کسے پکار رہا تھا، آمن گرتا پڑتا آگے بڑھتا کہ اس شخص کو اپنی طرف متوجہ کر سکے، اس میں اتنی طاقت ہی نہ رہی تھی کہ وہ چیخ کر اسے اپنی موجودگی کا احساس دلاتا، یہ غنیمت ہوا کہ وہ شخص خود ہی اس کی طرف متوجہ ہو گیا، اسے اپنی طرف دوڑے آتے دیکھ کر آمن کو یک گونہ سکون میسر ہوا، وہ جانتا تھا کہ وہ اب زندہ رہے گا، بلا آخر برف کی عفریت کو اس نے شکست دے ڈالی تھی۔

اس کی حالت بہت تشویش ناک تھی جب نروان اس کے نحیف و نزار لاغر وجود کو اپنے بازوؤں میں سنبھالے اپنے چھوٹے سے گھر تک لایا تھا جو جھیل سے بہت قریب تھا نروان نے اس کی دیکھ بھال اور تیمارداری میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، نروان کی شفقت اور اچھی غذا نے اسے چند دنوں میں ہی صحت یاب کر دیا، وہ یہ جان کر بہت خوش ہوا تھا کہ برف پوش پہاڑوں میں بسے اس قصبے میں سورج بھی نکلتا ہے، یہاں برف بھی پگھلتی ہے جس کے بعد سرسبز زمین پھول، درخت بھی برف کی چادر کو ہٹا کر آنکھوں کو تراوٹ بخشتے ہیں، نروان اس کی محبت اور حوصلے کا گرویدہ ہو گیا تھا، آمن کی جستجو، کوشش، اور عزم نے ہی اسے یہاں تک پہنچایا تھا، نروان نے اسے پھر کہیں جانے بھی نہ دیا، آمن زندگی میں پہلی بار اتنے مہربان اور محبت سے معمور سائبان تلے آیا تھا، نروان سے اس کی محبت اور عقیدت نے اسے خود بھی کہیں جانے نہ دیا، کہیں اور نہ جانے کی وجہ نورما کی حسین صورت بھی تھی، نروان کی طرح نورما نے ہر گز بھی اپنائیت سے اس کا سوا گت نہیں کیا تھا، آمن کے سامنے بھی اس نے اپنے باپ سے آمن کے اپنے گھر میں رہنے پر بحث و مباحثہ کیا، مگر نروان نے بعد میں جانے کس

Posted on Kitab Nagri

طرح اسے سمجھا کر راضی کر لیا تھا، نورمانے اعتراض کرنا چھوڑ دیا مگر اس کی آنکھوں میں آمن کے لیے نفرت، بیزاری اور حقارت خود آمن سے بھی نہیں چھپی تھی، نورما کو یہ مرنجان مرنج سالہ غریبوں کا پنجر نما لڑکا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا اور اپنے باپ کا جھکاؤ آمن کی طرف دیکھ کر وہ اور جھنجھلا جاتی، جو محبت وہ اب تک سمیٹ رہی تھی آمن اس میں نخل ہوتا اس میں حصے دار بن گیا تھا، نورما کی انا کو یہ گوارا نہ تھا، اپنے قیامت خیز حسن سے وہ پوری طرح واقف تھی سوز عم اور گھمنڈ بھی خوب فراوانی سے تھا اس کی فطرت میں، باپ کی وجہ سے وہ آمن کو برداشت کرنے پر مجبور تھی مگر اپنے رویے سے وہ آمن کو سمجھا چکی تھی کہ اس کی نظر میں آمن کی حیثیت کیڑے مکوڑوں سے بھی بدتر ہے، اس پر چیخنے چلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی، آمن کو اپنی سہیلیوں کے سامنے بے عزت کرنا نورما کا محبوب مشغلہ تھا، اس کی سہیلیوں کی آمد پر آمن کی کوشش ہوتی کہ ان سب کی نظروں سے چھپا رہے مگر نورما کسی نا کسی کام کے بہانے اسے سامنے بلا لیتی اور پھر وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر خوب اس کی بد صورتی اور کمزور لاغر ہاتھ پیروں کا مذاق اڑاتی، آمن جب تک برداشت کر سکتا تھا اس نے کیا مگر جب بات ذلت اس سے سنبھالنی مشکل ہو گئی تو مجبوراً نروان سے اس نے گھر سے جانے کی اجازت مانگ لی، نروان کی نظروں سے سب کچھ چھپا نہیں تھا، جب آمن نے اس سے گھر چھوڑ کر جانے کی اجازت مانگی تو اسے وجہ خود بخود سمجھ آ گئی، آمن کے سامنے اس نے نورما کو حد میں رہنے اور آمن کے ساتھ اپنا سلوک ٹھیک کرنے کی تاکید کی، نورما کو باپ کے سامنے اپنی غلطی ماننی پڑی تھی، مگر اس نے نہ اپنی روش بدلی تھی اور نہ ہی بدلی۔

Posted on Kitab Nagri

نورما سے ہٹ کر باقی سب یہاں بہت اچھا تھا، یہاں سورج تھا، زندگی کی رونق تھی، اس کے ہم عمر کئی لوگ تھے، دھیرے دھیرے وہ سب سے گھٹا ملتا چلا گیا، گھر میں نورما سے اپنے ساتھ مختلف کاموں میں مصروف رکھتی، کوئی غلطی ہو جاتی تو آمن کو اس کی چنگھاڑیں اور مغلظات برداشت کرنی پڑتیں، غصے میں تو وہ نروان کی بھی نہیں سنتی تھی، نروان کی غیر موجودگی میں آمن کو نورما کی مار بھی برداشت کرنا پڑتی، آمن نے اس کی شکایت پھر کبھی نروان سے نہیں کی، نروان اپنی بیٹی سے بہت محبت رکھتا تھا، وہ اس کے ساتھ سختی برت ہی نہیں سکتا تھا، مگر اس نے آمن سے وعدہ لے رکھا تھا کہ وہ کبھی نورما کے سلوک سے دلبرداشتہ ہو کر گھر چھوڑ کر نہیں جائے گا، آمن ہر صورت اپنے وعدے کی پاسداری رکھنا چاہتا تھا، جو محبت اور شفقت نروان نے اسے دی اس کے بعد وہ سب کچھ برداشت کر جانے کی ہمت رکھتا تھا۔ گھر کے کاموں میں آمن اور نروان دونوں ہی نورما کی مدد کرتے تھے۔ فراغت کے بعد نروان، آمن کو ساتھ لے کر قصبے میں اپنی دکان پر جاتا، آمن بغور اس کے کام کو دیکھتا اس کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے نروان نے اسے اپنا کام سیکھانا شروع کر دیا، قصبے کے کچھ اچھے لڑکوں سے اس کی دوستی بھی ہو گئی تھی، اکثر وہ نروان کی اجازت سے دوستوں کے ساتھ گھومنے جنگل میں چھوٹے چھوٹے شکار کے لیے جاتا، جس دن سورج پوری آب و تاب سے نکلتا، اس دن آمن کی خوشی دیکھنے لائق ہوتی، سارا دن وہ دھوپ میں رہنا پسند کرتا، دکان سے وقت مقررہ پر سودا سلف گھر پر نورما کے حوالے کر کے آنا آمن کی ذمہ داری تھی، صبح دکان کے لیے نکلتے ہوئے نروان گھر کو باہر سے اچھی طرح متفقل کرنا نہیں بھولتا تھا، نورما اس معمول کی عادی تھی مگر آمن کے لیے یہ بڑی حیرانگی کی بات تھی کی نورما کو ان کی واپسی تک گھر کے اندر قید رہنا پڑتا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اسے بہت سے معاملات سمجھ آتے گئے جو مہذب دنیا کی طرز زندگی کا خاصہ ہوتے ہیں، اپنے گھر کی عورتوں کی حفاظت، ان کا خیال رکھنا مردوں کے اولین فرائض میں

Posted on Kitab Nagri

شامل ہوتا ہے، مہذب مرد ہر عورت کی عزت کرتا ہے، اسے احترام دیتا ہے اور کبھی اسے تکلیف پہنچانے کا باعث نہیں بنتا اور جوان باتوں پر عمل نہیں کرتا وہ برا ہوتا ہے اسے کوئی پسند نہیں کرتا، آمن کو بھی سمجھ آ گیا تھا کی نور ماگھر میں تنہا ہوتی ہے، گھر اچھی طرح باہر سے بند ہو گا تو نور ما کی طرف سے بھی کسی غلطی کی گنجائش نہیں ہوگی، پہاڑوں پر یوں بھی دوسرے گھر کافی فاصلے پر تھے اور نور ما کی حفاظت کے معاملے میں نروان بہت حساس بھی تھا ایسا نہیں تھا کہ نور ما ہر وقت گھر میں ہی رہتی تھی، شام سے پہلے جب وہ دونوں گھر واپس آتے تو نور ما باہر جانے کے لیے آزاد ہوتی، اکثر وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھیل کی طرف ہی وقت گزارتی تھی، اس کے علاوہ بھی وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ قصبے میں جہاں کہیں بھی جاتی نروان کی ہدایت پر آمن اس کے ارد گرد ہی کہیں ہوتا، ایسے میں اگر وہ نور ما کی نظروں میں آ جاتا تو پھر اس کی خیر نہیں ہوتی تھی باپ سے وہ الگ خفا ہو جاتی تھی

”نور ما تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ مجھے تم پر بھروسہ نہیں؟ اس میں کیا برائی ہے کہ گھر کے باہر بھی آمن تمہارا خیال رکھے، اگر تمہارا اپنا کوئی بھائی ہوتا تو کیا وہ اس طرح تمہارا خیال نہیں رکھتا؟“

”مگر وہ میرا بھائی ہے نہ آپ کا بیٹا، آپ نے زبردستی اسے میں سر پر مسلط کر دیا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ مجھے اس سے شدید نفرت ہے، اسے کسی چیز کی تمیز نہیں، اسے ڈھنگ سے پانی تک پینا نہیں آتا، اس کی وجہ سے مجھے اپنی سہیلیوں کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے میں اب اور اسے برداشت نہیں کر سکتی، مجھے گھن آتی ہے اس سے۔۔۔“ نور ما کی چیختی آواز پر دوسرے کمرے میں موجود آمن پتھر کی طرح ساکت و جامد ہو گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

”آمن کے لیے دوبارہ ایسا مت کہنا نور ما۔۔۔ وہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہے، اپنے ساتھ ساتھ تم مجھے بھی اس کی نظروں میں نہ گراؤ۔۔۔“ نروان کی غصیلی آواز پر خاموشی چھا گئی تھی، ساکت بیٹھے آمن کے اندر کچھ بہت بری طرح ٹوٹ گیا تھا، جانے کتنا وقت یونہی گزر گیا، قدموں کی آہٹ پر آمن نے سر اٹھایا سامنے نور ما ہی تھی، اس کے حسین چہرے پر تشویش مگر پیشانی پر بل پڑے نمایاں نظر آرہے تھے

”ڈیڈی مجھ سے ناراض ہو کر باہر جا بیٹھے ہیں، وہ کھانا کھانے بھی اندر نہیں آرہے میں ان کو منانے کی کوشش میں ناکام ہو گئی ہوں، اب تم جا کر انہیں راضی کرو، تم تو چہیتے ہو ان کے، تمہاری بات تو ماننی پڑے گی ان کو۔“ وہ مدد بھی تلخی سے مانگتی تھی، آمن خاموشی سے اٹھ کر باہر آگیا، جہاں نروان کلہاڑی سے لکڑیاں کاٹنے میں لگن تھا

”آپ میری وجہ سے اس سے ناراض نہ ہوا کریں، مجھے اس کی کوئی بات بری نہیں لگتی۔“

”لیکن مجھے لگتی ہے اس کی ہر وہ بات جو تمہارے لیے ہی نہیں میرے لیے بھی تکلیف دہ ہے، میں نے اسے دوسروں کو اپنی زبان سے تکلیف دینا نہیں سیکھا ہے۔“ نروان کا لہجہ بہت مضطرب تھا

”وہ غصے میں غلط کہہ جاتی ہے، اسے معاف کر دیں، میں نے بھی اسے معاف کر دیا ہے اس نے مجھ سے معافی مانگی ہے۔“

”کیا واقعی؟“ نروان کے بے یقین لہجے پر مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنے جھوٹ کی تصدیق کی تھی، ان دونوں باپ بیٹی کے درمیان ناراضگی ختم کرنے کے لیے وہ ایسے کئی جھوٹ بول سکتا تھا اور نور ما اس سے

Posted on Kitab Nagri

کوئی امید رکھے اور وہ اس امید پر پورا نہ اترے یہ وہ کیسے گوارا کر سکتا تھا وہ اس کی خوشی کے لیے اپنا خون بھی اسے معاف کر سکتا تھا۔

☆...☆...☆

وہ ایک چمکتا ہوا دن تھا، پہاڑوں پر برف پگھل رہی تھی، ہر سمت سورج کی نرم نرم کرنیں بکھری ہوئی تھیں، معمول کی طرح اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے وہ اشیائے خوردنوش کا سامان اٹھائے گھر کی سمت روانہ ہوا تھا، ناہموار پتھر ملی چڑھائی کے دوران اس کی نظریں ارد گرد بکھرے سبزے اور جنگلی پھولوں کی بہتات پر دوڑ رہی تھیں، ان کے رنگ آنکھوں میں جذب کر تا وہ روح تک سرشار ہو رہا تھا مگر یہ سرشاری اس وقت تک غائب ہو گئی جب دور سے ہی اس کی نگاہ گھر کی کھڑکی کے پاس کسی لڑکے تک پہنچی، سامان کی ٹوکری سنبھالے وہ دوڑتا ہوا وہاں تک پہنچا مگر چند قدم کے فاصلے پر ہی زمین نے اس کے قدم جکڑ لیے۔۔۔۔۔ وہ اس لڑکے کو پہچانتا تھا، یہ نریمان تھا، قصبے کا آوارہ اور اوباش لڑکوں کا سرغنہ، نروان نے اسے سختی سے تاکید کر رکھی تھی کہ وہ نریمان اور اس جیسے دوسرے لڑکوں سے دور رہے اور اب اس نریمان کو دیکھ رہا تھا، آہنی سلاخوں کے درمیان سے اس نے کھڑکی سے لگی بیٹھی نورما کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام رکھے تھے، یقیناً اس نے زبردستی نورما کے ہاتھ نہیں پکڑے ہوئے تھے، دوسری جانب نورما استہزائیہ نظروں سے آمن کو دیکھتی طنزاً مسکرائی تھی

”پیاری نورما! یہ کاٹھ کا الو تو آج وقت سے پہلے آدھمکا ہے، اب کیا کروں اس کا حکم کرو؟“ نورما سے مخاطب ہو کر نریمان مضحکہ خیز نظروں سے آمن کا لال بھبھوکا ہوتے چہرے کو دیکھا تھا

Posted on Kitab Nagri

”نہیں یہ الو نہیں ہے، ہمارے گھر میں کوئی پالتو فادار جانور نہیں تھا اس لیے ڈیڈی نے اسے ہمارے گھر رکھ لیا، یہ ہمارے ٹکروں پر یہاں پل رہا ہے، فکر نہ کرو یہ ہم پر نہیں بھونکتا۔“ نورما کے تضحیک آمیز لہجے پر وہ بھی نرمیمان کے سامنے آمن کی مٹھیاں غصے سے بھیج گئیں

”مگر اس کے تیور دیکھ کر لگتا ہے یہ صرف بھونکے گا ہی نہیں بلکہ کاٹے گا بھی، مجھے اس کے گلے میں پٹہ ڈالنا ہو گا۔“ نرمیمان کو خونخوار نظروں سے آمن کو گھورتے ہوئے کہا

”تمہاری مرضی ہے یہ بے چارہ تو میرے ایک تھپڑ کی بھی مار نہیں تمہاری تو یہ پھونک بھی برداشت نہ کر سکے گا۔“ نورما طنزیہ انداز میں آمن کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی

”تمہیں کسی مشکل سے بچانے کے لیے اس کا منہ تو بند کرنا پڑے گا مجھے۔۔۔۔۔ ذرا دیکھو، ایسے گھور رہا ہے جیسے نکل جائے گا ہم دونوں کو۔“ نرمیمان آستینیں چڑھاتا آمن کی طرف بڑھا، نرمیمان ایک اونچے قد کا ٹھ اور مضبوط جسامت کا لڑکا تھا اس کے ایک ہی گھونسے میں آمن چاروں خانے چت ہو جاتا کوئی حیرت انگیز بات نہ تھی، پے درپے ٹھوکروں سے زیادہ اذیت کا باعث نورما کی مضحکہ اڑاتی ہنسی تھی، کھڑکی سے لگی وہ یہ منظر دیکھتی بہت لطف اٹھا رہی تھی، ذلت اور اذیت سے آمن کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں، اس کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں، جب نرمیمان نے لاتوں اور مکوں کی بوچھاڑ سے ہاتھ روک کر اسے گرمیمان سے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

”اپنی زبان بند رکھنا ورنہ تمہارا چین سے یہاں جینا دو بھر کر دوں گا، اتنا ماروں گا کہ پانی بھی نہ مانگ سکو گے۔۔۔ اب دفعہ ہو جاؤ۔“ دھمکا کر نرمیمان نے اسے پرے ہٹایا۔ بگڑے توازن اور ادھ موئی حالت میں دور

Posted on Kitab Nagri

تک پتھریلی زمین پر لڑھکتا چلا گیا تھا، نورما کے ہنسنے کی آوازوں نے اس کی تکلیف دہ کراہوں کا گلا گھونٹ دیا تھا، ذلت اور اذیت کی جس انتہا پر وہ پہنچا تھا اس میں نہ اسے نرمیاں کی دھمکیاں یاد رہی تھیں اور نہ ہی نورما کی کوئی پرواہ۔۔۔۔۔ اسے اپنی بزدلی، کمزور وجود ڈر خوف سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی، لڑکھڑاتے قدموں سے قصبے کی طرف جاتے ہوئے وہ اپنے کمزور ناکارہ وجود کو کسی کھائی میں دھکیل دینا چاہتا تھا، مگر اس کی موت نرمیاں کا راستہ صاف کر دیتی، نورما اپنے باپ کی آنکھوں میں دھول جھونکتی رہتی اور وہ کسی طور اپنے محسن کو اس اذیت اور ذلت کا شکار نہیں ہونے دے سکتا تھا، جیسے وہ جھیل رہا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ سارے معاملے سے آگاہ ہونے کے بعد نروان نے کس طرح نورما سے باز پرس کی۔ بس یہ تھا کہ آمن کی حالت اور اس کے انکشاف پر نروان شدید غم و غصے میں دکان سے نکل کر گھر کی جانب گیا تھا، واپس پر بھی وہ اشتعال میں تھا، اتنے اشتعال میں آمن نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، اسے ڈھائی سال کا عرصہ گزر گیا تھا نروان کے ساتھ، اس سے زندگی کے اسرار و رموز کو سمجھتے ہوئے، رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اس نے نروان کو ہمیشہ سب کے ساتھ نرم، گفتار، شفیق اور مہربان پایا تھا، اس دن نروان نے فوری طور پر نرمیاں کے باپ کو دکان پر بلا کر سختی سے ہدایت کہ وہ اپنے بیٹے کو آمن اور نورما سے دور رکھنے کی تاکید کرے، بات صرف یہی ختم نہیں ہوئی، پہلی فرصت میں نروان نے اپنے گھر کے ارد گرد خاں دار تاروں کی باڑھ باندھنے کا انتظام کر لیا تھا، اسی سلسلے میں آمن تندہی سے باہر کدال تھامے کھدائی کر رہا تھا جب اس کی نگاہ کھڑکی میں موجود نورما پر پڑی، خونخوار نگاہوں سے آمن کو گھورتی وہ جیسے انگاروں پر کھڑی تھی

Posted on Kitab Nagri

”تم اور ڈیڈی میرے محبوب سے جدا کرنے کے لیے کتنی ہی بھاڑھیں لگالو، مگر وہ میرے ایک ہی اشارے پر ساری حدیں توڑ کر مجھ تک پہنچنے کی ہمت اور طاقت رکھتا ہے۔۔۔، بزدل چوہے! کھودو اور گہری کھودوز میں۔“ نورما کے نفرت انگیز کچا چبا جانے والے انداز پر وہ چپ چاپ دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا، وہ بس یہ سوچ کر مطمئن تھا کہ اب نرمیان کے غلیظ ہاتھ نورما تک نہیں پہنچ پائیں گے۔

☆...☆...☆

آتش دان میں لکڑیاں ڈال کر اچھی طرح آگ سلگانے میں لگن تھا، جب چھوٹے سے بچن میں نرمیان نے اسے مخاطب کیا تھا

”آمن! میں کھانا تیار کر چکا ہوں تم ذرا جھیل تک جا کر میری جل پری کو بلا لاؤ، پھر ساتھ کھانا کھائیں گے۔“ نرمیان کے مصروف لہجے سے اس کے اچھے موڈ کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا، جب وہ بہت خوش ہوتا تھا تو اپنی بیٹی کو جل پری کہتا، یہ تو آمن بھی جانتا تھا کہ جھیل پر جائے بغیر نورمارہ نہیں سکتی تھی، خاردار تاروں کی مضبوط باڑھ میں نصب آہنی دروازہ کھولتا وہ باہر نکل گیا، تیز بارشوں کا سلسلہ چل رہا تھا، سردی بلا کی تھی، دن میں سوچ کی آنکھ مچولی طبیعت پر خوشگوار اثرات مرتب کرتی تھی تورات کا حسن بھی خیرہ کن رہنے لگا تھا، جھیل کا رخ کرتا وہ آسمان پر نظریں دوڑا رہا تھا، چاند پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگ کرتے ستاروں کے جھرمٹوں میں مد مک رہا تھا، تنہا چاندنی رات کی ازلی تاریکی کو ماند کر رہی تھی، ڈھلان سے نیچے جاتے ہوئے وہ اسے بخوبی دیکھ سکتا تھا جو وسیع جھیل کے چمکتے نیلگوں پانی کے قریب ہی اپنی حشر سامانی کے ساتھ موجود تھی، کنارے پر وہ کروٹ لیے سر کی جانب بھیگی سرد گھاس پر پھیلے بازو پر چہرہ ٹکائے پانی میں اٹھتے مدھم ہلکوروں کو تکتی جانے کس سوچ میں گم

Posted on Kitab Nagri

تھی، سفید سلک کی فراک میں ملبوس، وہ آسمان سے برستی چاندنی کا حصہ ہی لگ رہی تھی، وہ تو جھیل کے نیلے پانیوں کا بھی حصہ دکھائی دیتی تھی، جھیل کا حسن اس کے وجود سے ہی مکمل ہوتا تھا، وہ جل پری ہی تو تھی، جھیل کی لہروں کا حسن اور چاندنی راتوں کا سحر اس کے ہی جلوہ انداز کا محتاج تھا، آمن نے چاہا تھا کہ وہ یونہی اسے بے حس و حرکت محوِ استراحت تکتا رہے، رات ہمیشہ کے لیے ٹھہر جائے، وقت کی رفتار اس خواب ناک لمحے میں ساکت ہو کر آگے بڑھنا بھول جائے، مگر نورما سے جڑی کچھ اور خواہشوں کی طرح اس کی یہ خواہش بھی پوری نہ ہو سکی تھی، یہ اس کی پُر حدت نگاہوں کا ہی اثر تھا کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی، اتنے بے شمار دن گزرنے کے بعد آمن کے لیے ناممکن ہوتا جا رہا تھا اس کی خاموشی اور چھائے سکوت کو برداشت کرنا، شاید اسے اپنی سہیلیوں سے خبر مل چکی تھی کہ نریمان کے باپ نے اسے دور کسی شہر بھیج دیا تھا، نورما کی خاموشیوں کی وجہ نارسائی اور دکھ بھی ہو سکتا ہے، اس کے پیچھے سر جھکائے چلتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

”نورما! وہ تمہارے قابل نہیں تھا، تم اس کے لیے رنجیدہ رہنا چھوڑ دو۔“ جانے کیسے وہ جرات کرتا اسے مخاطب کر گیا، جبکہ نورما رک کر اس کی طرف پلٹی، اس کے تیور بڑے دن بعد آمن کو بگڑے دکھائی دیئے تھے۔

www.kitabnagri.com

”تم کسی کے بارے میں اپنی رائے نہ دو کیونکہ تم اس قابل نہیں ہو۔ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ تم نریمان کے پیروں کی خاک بھی نہیں سمجھے۔“ وہ بھڑکتے لہجے میں غرائی تھی۔ ”نریمان کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو میرے قابل ہو۔ اس کے پاس دولت ہے، طاقت ہے، وجاہت ہے، مجھ جیسی حسین، یکتا اور اعلیٰ لڑکی کے قابل ہے۔۔۔ وہ میرے لیے واپس آئے گا، مجھے اپنے ساتھ شہر لے جائے گا، مجھے تو

Posted on Kitab Nagri

محلوں میں اس کے ساتھ شاہانہ زندگی بسر کرنی ہے، نور ماتم جیسے کیڑے مکوڑوں کے درمیان جینے کے لیے نہیں پیدا ہوئی تھی۔“ گردن اکڑاتے وہ حقارت زدہ نگاہوں سے اسے گھورتی تفاخر سے بولتی جا رہی تھی، اس کے لہجے میں اپنے لیے غرور تھا، تفاخر تھا، اپنے حسن و جمال کا تکبر تھا اور نریمان کے لیے یقین، اعتبار۔۔۔ وہ سن کھڑا اس کے سامنے خود کو بہت چھوٹا سا بونا محسوس کر رہا تھا اور نور ما وہ تو آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی تھی۔

☆...☆...☆

اس رات نروان کے ایک دیرینہ دوست کی آمد ہو گئی، نروان کھانا ختم کر کے دوست کے ساتھ دوسرے کمرے میں شطرنج کھیلنے بیٹھ گیا، ایسا اکثر ہوتا تھا، آمن اور نور ما دونوں ہی نروان کے اس پسندیدہ مشغلے سے واقف تھے، آمن کچن میں نروان اور اس کے دوست کے لیے قہوہ تیار کر رہا تھا نور ما ٹیبل سے کھانے کے خالی برتن سمیٹ رہی تھی، ساتھ والے کمرے سے ابھرتی باتوں کی آوازیں بخوبی سنائی دے رہی تھی

”نروان! تم بہت خوش قسمت ہو، آمن کی صورت میں خدا نے تمہیں ایک فرمانبردار، سعادت مند بیٹا دے دیا ہے، میرا خیال ہے کہ تمہیں نور ما کی شادی کے لیے کسی اور جانب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے، نور ما کا ہاتھ آمن کے ہاتھ دے کر تم مطمئن بھی رہو گے اور ساری زندگی تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی پھلتے پھولتے رہیں گے وہ دونوں۔۔۔“ نروان کا دوست اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر نور ما کو پتہ لگ گئے، غصے سے بل کھا کر آمن کی طرف اس نے دیکھا مگر وہ یوں ظاہر کر رہا تھا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو، گرم قہوے کے پیالے اٹھائے وہ کسی بھی جانب دیکھے بغیر کچن سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں چلا گیا، غصے میں کھولتی نور ما پیلیٹس ٹیبل پر واپس پٹخ کر کھڑکی میں آ بیٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

”یہ پاگل بوڑھا یہاں آکر جانے کون کون سی پٹیاں ڈیڈی کو پڑھاتا ہے اور یہ آمن سے تو میں بخشوں گی نہیں، اس کی یہ اوقات تک نہیں کہ میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے مگر ڈیڈی کی وجہ سے۔۔۔“ غصے سے اس کی دماغ کی رگیں دکھنے لگی تھیں۔ نروان اپنے دوست کو الوداع کہہ کر واپس آیا تو نور مابلکل تیار کھڑی تھی اس کے سامنے، آتش دان کے قریب بیٹھے آمن کچھ خوفزدہ نظروں سے بگڑے تیوروں کے ساتھ تن کر کھڑی نور ما کو دیکھا

”ڈیڈی! مجھے میری ماں کا پتہ بتائیں، میں اپنی ماں کے پاس جانا چاہتی ہوں۔“ اس کے سخت اور کھر درے لہجے سے اس کے مطالبے نے نروان کو سنائے میں گھیر لیا تھا

”مجھے اس طرح مت دیکھیں میں کوئی انہونی بات نہیں کہہ دی، مجھے حق ہے اپنی ماں کے ساتھ رہنے کا۔“ نروان کے گنگ کیفیت پر وہ دھیمے مگر بھڑکتے لہجے میں بولی تھی

”تمہیں کیا ہوا نور ما۔۔۔ تم اچانک اس طرح کیوں اپنے باپ کو چھوڑ کر اپنی ماں کے پاس جانے کا مطالبہ کر رہی ہو۔۔۔ اس سے پہلے تو کبھی تم نے۔۔۔۔“

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے تک میں نے کبھی اپنی ماں کا نام تک آپ کے سامنے اس لیے نہیں لیا کہ کہیں آپ کو تکلیف نہ پہنچے، کہیں آپ کو تشویش نہ ہو کہ آپ کی محبت کوئی کمی رہ گئی ہے، میں نے ہمیشہ پہلے آپ کو رکھا، ہر چیز، ہر خواہش پر میں نے آپ کو فوقیت دی کیونکہ یہ صرف آپ سے میری محبت ہی نہیں میرا فرض بھی تھا، میں کبھی آپ کو میری وجہ سے مایوس دیکھنا نہیں چاہتی تھی مگر اب سب کچھ بدل گیا، بدل چکا ہے، یہاں تک کہ آپ بھی۔۔۔“

Posted on Kitab Nagri

”نہیں میری بیٹی۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔“ نورما کی آنکھوں سے ٹپکتے آنسو نروان کو تڑپا گئے تھے

”نہیں رہی میں آپ کی بیٹی۔“ نورما کی اونچی کرب ناک آواز نے آمن کے دل کو مٹھی میں جکڑا، لرزاتے قدموں سے اپنی جگہ سے اٹھتا وہ ساکت نظروں سے نورما کے حسین چہرے پر پھسلتے موتیوں کو دیکھتا رہ گیا کہ اس نے آج سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا، نورما رونا نہیں جانتی تھی وہ تو صرف رونا نا جانتی تھی، نورما کو صرف غصہ کرنا آتا یا ہنسنا آتا تھا، غصہ کر کے ہنس ہنس کے دوسروں کو رلانا اسے خوب آتا تھا مگر آج۔۔۔۔

”آپ کو صرف اپنے بیٹے سے محبت ہے، یہ ہے آپ کو بیٹا۔“ شدید غم و غصے میں آمن کی طرف اشارہ کرتی وہ چیخ اٹھی تھی۔ ”اس نے آکر آپ کی محبتوں اور شفقتوں کے رخ بدل دیئے ہیں، اس نے آکر آپ کو احساس دلایا کہ بیٹی سے زیادہ بیٹے کی اہمیت ہوتی ہے، بیٹا تو سہارا ہوتا ہے، راز دار ہوتا ہے، غم گسار ہوتا ہے، بازو ہوتا ہے۔۔۔ بیٹی تو گھر میں پڑی ایک ناکارہ شے ہوتی ہے، جو میری طرح اپنی بد کرداری سے باپ کا سر جھکا سکتی ہے، اس کا اعتبار، بھروسہ خود سے ختم کر ڈالتی ہے۔“

”ایسا مت کہو نورما! تم نے کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا، مجھے دنیا میں سب سے زیادہ بھروسہ اپنی بیٹی پر ہے۔“
www.kitabnagri.com

نروان تڑپ کر اس کی سمت بڑھا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتی پیچھے ہٹ گئی

”کسی کی باتوں میں آکر آپ نے اپنی بیٹی کو آہنی پنجرے میں قید کر ڈالا ہے، یہ کیسا بھروسہ ہے؟“ تین سال بہت ہوتے ہیں، اب مجھے بے وقوف نہ بنائیے آپ۔۔۔ آپ یہ قبول کیوں نہیں کر لیتے کہ آپ کو زیادہ محبت آمن سے ہے، اب آپ میرے بغیر تو رہ سکتے ہیں مگر آمن کے بغیر نہیں۔“ اپنے آنسو رخساروں سے جھپکتی وہ یکدم سن کھڑے آمن کی طرف پلٹی تھی

Posted on Kitab Nagri

”تم نے میرے باپ کو مجھ سے چھین لیا ہے، ان کے دل میں، اس گھر میں جو میری جگہ تھی وہاں تم قابض ہو چکے ہو، اب اور بچا ہی کیا ہے میرے پاس چھین جانے کے لیے، ڈیڈی کو اب میری نہیں صرف تمہاری سمجھ آتی ہے، ان کو بتاؤ، ان کو سمجھاؤ کہ میں اب مزید تم جیسے حقیر فقیر کو برداشت نہیں کر سکتی، یہ مجھے میری ماں کے پاس جانے دیں۔۔۔ اس گھر میں یا تو اب تم رہو گے یا میں، ان سے کہو کہ ابھی اور اسی وقت مجھے اپنا فیصلہ سنا دیں۔“ مشتعل بلند آواز میں اس پر بھڑکتی وہ کمرے سے نکل گئی، آمن کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا جبکہ نروان کے چہرے پر تاریک سائے لہرا رہے تھے، ساتھ والے کمرے سے ابھرتی نورما کی سسکیوں نے یقیناً اسے دوہری تکلیف میں مبتلا کر دیا تھا، آمن بمشکل اپنے قدموں کو کھینچتا نروان کی سمت بڑھاتا تھا

”میں اب اور اسے اپنی وجہ سے اذیت میں نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی اسے آپ سے دور ہوتا دیکھ سکتا ہوں، میں کل ہی یہاں سے چلا جاؤں گا۔“ سر جھکائے لرزتے لہجے میں بولا اور پھر نروان کے سامنے سے ہٹ کر گھر سے باہر نکل گیا، اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے نروان کی آنکھوں میں گہری سوچ تھی، جیسے وہ کسی حتمی فیصلے پر پہنچ رہا ہو

Kitab Nagri

باہر بریلی ٹھنڈ میں بخستہ آہنی تار کو مٹھی میں جکڑتا وہ اس اذیت کو کم کرنے میں ناکام ہی رہا جو دل میں ٹھاٹھیں مار رہی تھی، نورما کے آنسوؤں نے نروان کو ہی نہیں اسے بھی مکمل توڑ دیا تھا، جو کام نورما کی نفرت نہ کر سکی وہ اس کے آنسو کر گئے تھے، آہنی تار آمن کی ہتھیلیوں میں اترتے جا رہی تھی، مگر یہ اذیت کسی طور پر دل کی اذیت پر حاوی نہیں ہو پارہی تھی، عقب سے ابھرتے قدموں کی چاپ سنتے ہی اس نے سرعت سے چہرے پر بہتے گرم سیال کو صاف کر لیا تھا

Posted on Kitab Nagri

”وہ صرف تمہاری ضد میں ہٹ دھرمی پر اتر آئی ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ میری اولاد ہے، اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔“ نروان کے شکستہ لہجے میں بہت کچھ ایسا تھا جو آمن کو بہت کچھ سمجھا گیا

”آپ اسے اور خود کو مزید مشکل میں مت ڈالیں۔۔۔ یہاں رک کر آپ سے دور ہو جانے سے بہتر ہے کہ میں یہاں سے دور جا کر آپ کے قریب رہوں۔“ نروان کی جانب دیکھے بغیر وہ بھاری لہجے میں بولا تھا، نروان چند لمحوں تک رات کی گہری سیاہی مائل نیلگوں روشنی میں اس کے جھکے سر کو دیکھتا رہا اور پھر گہری سانس بھر کر اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا، شاید اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا، آمن کی جھکی آنکھیں دڈبڈبا اٹھی تھیں مگر وہ کمال ضبط کو مظاہرہ کر رہا تھا کچھ پردہ رات نے رکھ لیا تھا اس کے تاریک رات کے دامن میں تمام اذیتیں، آہیں چھپ جاتی ہیں مگر آج پہلی بار اپنے شانے پر دھر نروان کا ہاتھ اسے ٹوٹنے سے نہیں روک پارہا تھا، اس سے پہلے کہ وہ مکمل مایوس ہو جاتا یکدم نروان کی گھمبیر آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی

”آمن! جس دنیا میں تم آچکے ہو یقیناً یہ تمہارے تصورات سے زیادہ حسین ہے مگر تمہاری سوچ سے بھی زیادہ دشوار ہے، یہاں ہر قدم پر تمہارے حوصلے پست کیے جائیں گے، مگر کبھی ہمت نہ ہارنا، آگے بڑھنا کتنا ہی کٹھن کیوں نہ ہو مگر کبھی خود سے مایوس نہ ہونا، ہر چیز وقت آنے پر اپنی ضد بن جاتی ہے، خیر شر میں تبدیل ہو جاتا ہے، شر خیر میں بدل جاتا ہے، زندگی موت اور موت زندگی بن جاتی ہے، نفرت محبت پر غالب آ جاتی ہے کبھی محبت نفرت پر، اضداد ایک ہی سکتے کے دو رخ ہیں تمہیں مان اضداد کا سامنا کرنا ہو گا، مقابلہ کرنا ہو گا، تب ہی تم اس دنیا میں اپنے قدم جما سکتے ہو، کامیاب ہو سکتے ہو، طاقتور بن سکتے ہو، تمہیں آگے بڑھنا ہے، محنت سے، مقابلے سے تمہیں طاقتور اور کامیاب بننا ہے۔“ نروان ایک پل کو خاموش ہوا تو آمن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

Posted on Kitab Nagri

”تھا۔“ میں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نورما کی وجہ سے نہیں، صرف تمہاری وجہ تمہارے لیے کیا ہے، وہ تو بس بہانہ بن گئی ہے، مجھے یہ فیصلہ کبھی نہ کبھی تو کرنا ہی تھا، نورما جانتی ہے کہ میں کبھی اسے اس کی ماں کے پاس جانے سے نہی روکوں گا، میں مر تو سکتا ہوں مگر اس پر جبر نہیں کر سکتا، اس نے فیصلہ مجھ پر چھوڑا تھا جو میں کر چکا ہوں، وہ اپنی ماں کے پاس نہیں جائے گی، اس کے پاس کسے جانا ہے یہ میں نورما کو بتانا نہیں چاہتا۔“

☆...☆...☆

دھند میں ڈوبی صبح کے نمودار ہوتے ہی نروان جانے کہاں نکل گیا تھا، بند آنکھوں سے آمن کو بس اس کے قدموں کی آہٹ سے اندازہ ہوا تھا کہ وہ گھر سے جا چکا ہے شاید وہ اسے الوداع کہنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا، آمن کو پتہ تھا کہ اسی طرح نروان بھی ساری رات جاگتا رہا ہے، پرسکون نیند صرف نورما کے حصے میں آئی تھی، جانے نروان نے اس سے کیا کہا تھا کہ وہ شانت اور مطمئن ہو گئی تھی، جلتی آنکھوں کے ساتھ اس نے چمڑے کا تھیلیا اٹھایا اور ساتھ والے کمرے میں داخل ہو گیا، پہلی نگاہ اس پر ہی پڑی جسے وہ کبھی اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا، کرسی کی پشت پر سر ٹکائے وہ بہت پرسکون بیٹھی کھلی کھڑکی سے برف کے ٹیلوں سے بھی آگے برف پوش پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی جن کے ٹیرھے ترچھے راستے لکیروں کی طرح دکھائی دے رہے تھے، آہٹ پر وہ بس ایک پل کے لیے متوجہ ہوئی اگلے ہی پل وہ بیزاری سے نگاہ پھیرتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی

”میں جانتا ہوں کہ تم میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی ہو مگر یہ آخری بار ہے، اب تو میں جا رہا ہوں، ہمیشہ کے لیے، باپ کے لیے اس کی اولاد سے بڑھ کر کوئی دوسرا کیسے ہو سکتا ہے، اولاد بھی وہ جو تم جیسی ہو، جس نے اپنی

Posted on Kitab Nagri

ہر خواہش اپنے باپ کی محبت کو فوقیت دی ہے۔“ اس کی دھیمی آواز پر نور مانا گواری سے کچھ کہتے کہتے جانے کیا سوچ کر رہ گئی، شاید رات بھر کی خاموش گریہ وزاری سے آمن کی سرخ سوچی آنکھوں نے اسے چند لمحے مزید برداشت کرنے پر مجبور کر دیا تھا

”مجھے یہاں رکنا نہیں تھا، آگے بڑھنا تھا، مگر۔۔“ ایک پل کو رک کر آمن نے نظر اٹھا کر اس کی خود پر مرکوز خوابناک آنکھوں میں دیکھا

”میں جاتے جاتے تمہیں سچ بتانا چاہتا ہوں، یہ موقع دوبارہ کبھی مجھے نہیں مل پائے گا، میں دوبارہ کبھی تمہارے سامنے آ کر تمہیں اذیت دینا بھی نہیں چاہتا، میرے یہاں رک جانے کی ہزاروں وجوہات ہیں مگر کوئی وجہ تم سے زیادہ طاقتور نہیں تھی، تم نے جواز بخیریں میرے پیروں میں باندھی ہیں میں مرتے دم تک بھی ان سے آزاد نہیں ہو سکوں گا۔“ سپاٹ نظروں سے نور ما سے دیکھ رہی تھی جو نم آنکھوں سے اسے دیکھتا لرزتے لہجے میں بول رہا تھا

”میں نے سوچا اب اور آگے کس دنیا کی تلاش میں جاؤں، دنیا تو بس یہی ہے، کیونکہ یہاں تم ہو، نور ما! مجھے تمہاری نفرت سے بھی محبت ہے، مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب تم روح بن کر مجھ میں اتر گئیں، میرے لیے ممکن ہی نہیں تمہیں خود سے الگ کرنا، یہ صرف موت ہی جو تمہیں مجھ سے الگ کر سکتی ہے، ہم بہتی ندی کے ایک ہی پانی میں دوبار اپنا ہاتھ ڈبو نہیں سکتے، بالکل اسی طرح جو محبت تم سے ہو چکی ہے وہ اب دوبارہ کبھی کسی سے نہیں ہو سکے گی۔“ شدت ضبط سے لرزتے لہجے میں بولتے آمن کی جھکی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار پھسلے

Posted on Kitab Nagri

آ رہے تھے، اس کے اذیت سے چٹختے تاثرات دیکھتی اور اس کے اعترافات سنتی نورما کی آنکھوں میں چند لمحوں کے لیے تھر تھر گیا شاید اسے آمن سے اتنی دلیری کی امید نہیں تھی

”میں یہ قبول کر چکا ہوں کہ میں واقعی اس قابل نہیں کہ تم مجھ سے اتنی انسیت تو رکھتیں جو گھر کے پالتو جانور سے بھی ہو جاتی ہے۔“ نظر اٹھا کر آمن نے اس کے بے تاثر چہرے کی جانب دیکھا۔ ”میری تم سے التجا ہے کہ تم مجھے جاتے ہوئے اس وقت تک دیکھتی رہو جب تک میں تمہاری نگاہوں سے او جھل نہ ہو جاؤں۔“

تمہاری نگاہوں کے حصار میں خود کو محسوس کرتا ہوا جاؤں گا تو قدم لڑکھڑائیں گے نہیں۔“ دھیمی آواز میں بولتا وہ بہت آس اور امید سے اسے دیکھ رہا تھا جو پتھر کا بت بنی بے نیاز بیٹھی تھی، آمن کی آخری التجا کا جواب اس نے یوں دیا کہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑکی کے پٹ بند کر دیئے، آمن کا چہرہ زندگی سے عاری اور زرد ہو گیا، کہنے سننے کو اب کچھ باقی نہیں رہ گیا تھا، سسکتے دل اور زخمی نگاہوں سے نورما کو دیکھتا وہ دہلیز پار کر گیا، اپنے عقب میں خود ہی دروازہ بند کر کے شاید خود کو سمجھا رہا تھا کہ اب واپسی کے تمام دروازے جو نورما کی سمت کھلتے تھے، وہ بند ہو چکے ہیں، نفرت اور محبت کی اس سرد جنگ میں ہتھیار جانے کس نے ڈالے تھے مگر ہجرت اس پر ہی واجب ہو چکی تھی۔ کرسی پر بیٹھی نورما عجیب غائب دماغی کی سی کیفیت میں ٹیبل کی سطح پر انگلیاں پھیرتی رہی تھی، اسی کیفیت اس نے بند دروازے کی جانب دیکھا، کچھ دیر تک یوں ہی اسے دیکھتی رہی، پھر جانے کیا ہوا، غیر ارادی طور پر یکدم کرسی سے اٹھ کر اس نے کھڑکی کے پٹ کھول دیئے، برف کے اونچے نیچے ٹیلوں پر آمن کا ناتواں وجود آہستہ آہستہ سکڑ کر نقطے میں بدلتا جا رہا تھا اور پھر وہ نقطہ بھی نورما کی نظروں سے او جھل ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

دبے قدموں سے وہ کمرے میں داخل ہو گئی جہاں نروان کپڑے سینے میں منجمق تھا، مشین کی گڑ گڑاتی آواز کو سنتی وہ کچھ دیر تک یو نہی کھڑی اسے دیکھتی رہی، پھر گہری سانس بھر کر کھڑکی کی دہلیز کے کنارے بیٹھ گئی، نروان اس کی موجودگی سے باخبر تھا، مگر اس نے کوئی خاص توجہ نہ دی، نورما کو وہاں اپنی موجودگی پر شرمندگی ہونے لگی تھی، بظاہر تو کچھ نہ بدلاتھا مگر نروان کی ہمہ وقت کی اداسی اور کھوئی کھوئی کیفیت نورما سے چھپی نہیں تھی

”ڈیڈی! اس سے تو اچھا ہوتا آپ مجھے جانے دیتے اور آمن کو روک لیتے۔“ اس کے خفت بھرے نم لہجے پر نروان نے مشین روک کر اسے دیکھا تھا

”میں آپ کو اس طرح اداس اور خاموش نہیں دیکھ سکتی، آپ کو مجھ سے بڑھ کر یہ اہم ہے کہ وہ جاچکا ہے آپ سے دور؟ کیا میری خوشی سے بڑھ کر ہے اس کے جانے کا دکھ؟“

”انسان اپنے گھٹنوں کی جانب ہی جھکتا ہے نورما۔، تم میرا خون ہو، تمہاری وجہ سے باپ بننے کا درجہ ملا ہے مجھے، میرے لیے دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو تم سے بڑھ کر ہو یا تمہاری جگہ لے سکتا ہو، میں آج زندہ ہوں تو صرف اس لیے کہ تم ہو میرے پاس ہو، تمہارے ایسے سوالات مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں، تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ تمہارا باپ ایک انسان ہے، آمن ایک سعادت مند، فرمانبردار بیٹے کی طرح تھا میرے لیے، اس سے محبت اور لگاؤ ہو جانا کوئی حیرت انگیز بات نہ تھی، وہ میری اولاد نہیں مگر اولاد کی طرح وہ میرے زیر سایہ رہا ہے، اتنے طویل عرصے کے ساتھ میں تو پالتو جانور سے بھی محبت ہو جاتی ہے، وہ تو ایک معصوم انسان تھا، میں اس کی کمی ضرور محسوس کر رہا ہوں، مگر تمہاری موجودگی سے زیادہ اہم میرے لیے کچھ نہیں، اس گھر میں

Posted on Kitab Nagri

میری زندگی میں ایک فرد کم ہوا، مجھے اس کمی کا عادی ہونے میں وقت لگے گا، مگر پھر سب ٹھیک ہو جائے گا، بالکل ویسے ہی جیسے تم چاہتی ہو، جیسا آمن کے آنے سے پہلے تھا۔“ نروان کے سنجیدہ لہجے پر وہ مزید کچھ نہ بولی، خاموشی سے مشین پر تیار ہونے والے کپڑے کو دیکھتی رہی تھی۔ کچھ وقت گزرا تھا جب نروان نے مشین سے کپڑے ہٹا کر ایک طرف رکھتے ہوئے نورما کو دیکھا، جو کھڑکی کے بند شیشوں کے پار بکھری رات میں دور برف پوش پہاڑوں کو تکتی جانے کس سوچ میں ڈوبی تھی

”نورما! کیا حنہ نے تم سے کہا تھا اپنے ساتھ جانے کے لیے؟“ نروان کے اس اچانک سوال پر وہ ششدر رہ گئی۔ ”میں بہت پہلے سے یہ جانتا ہوں کہ قصبے کے باہر وہ تم سے ملنے آتی ہے۔“ اس کے اترے چہرے کو دیکھتا وہ مزید بولا تھا، جو باؤہ سر جھکائے کچھ بول نہ سکی تھی

”اسے یہ مت بتانا کہ میں سب جانتا ہوں۔“ کپڑے کی تہہ بناتا وہ بولا تھا

”کیوں نہ بتاؤں؟“ چورنگا ہوں سے اسے دیکھتی وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی

”مجھ سے الگ ہوتے وقت اس نے عہد کیا تھا کہ جب تک میں اسے نہیں بلاؤں گا وہ یہاں نہیں آئے گی، اس کی عجلت اسے ہی زیادہ نقصان پہنچاتی رہی ہے، سوچے سمجھے بغیر فیصلے اور عہد کر لینا پچھتاوے کا سبب بن جاتے ہیں، میں نہیں چاہتا وہ شرمندہ ہو تمہارے سامنے، اس لیے تمہیں منع کر رہا ہوں، مجھے یقین ہے کہ تم اس سے چھپالو گی جس طرح مجھ سے چھپاتی رہی ہو۔“

Posted on Kitab Nagri

”ڈیڈی! میں آپ کے دل کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتی تھی، اس لیے کبھی بتانہ سکی، ماں بھی یہی چاہتی تھی کہ آپ کو ان سے میرے ملنے کی خبر نہ ہو، ان کو یہ ڈر رہا ہے کہیں آپ یہ نہ سوچیں وہ مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہیں۔“ نورما کے جھجھکتے لہجے پر نروان خاموش رہا تھا

”ڈیڈی! آپ اور ماں ایک ساتھ کیوں نہیں رہ سکتے؟ میں آپ دونوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں، وہ آج بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہیں اور آپ بھی تو۔۔۔“

”نورما! ابھی تم نے کہا تھا کہ تم اپنی ماں کا ذکر کر کے مجھے ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔“ نروان کے تنبیہی لہجے پر وہ بات ادھوری چھوڑ کر چپ ہو گئی

”میں بس اتنا کہہ سکتا ہوں تمہیں سمجھانے کے لیے کہ نہ اس کا میری زندگی میں رکنا ممکن تھا اور نہ میرا اس کی دنیا میں جانا، یہ بات تمہاری ماں کو دیر سے سمجھ آئی، نتیجہ تمہارے سامنے ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ تم اس سے ملتی ہو مگر میرے سامنے اس کا ذکر نہ کرنا جس طرح پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔“ نروان کے مضطرب لہجے پر اپنے اندر سر اٹھاتے احتجاج کو گلا گھونٹ گئی

www.kitabnagri.com

”میں اب دوبارہ کبھی ان کی بات آپ کے سامنے نہیں کروں گی۔“ وہ دھیمے لہجے میں بولی اور پھر آنکھوں میں اڈ آتے آنسو چھپائے کمرے سے نکل گئی

اسے لگتا تھا کہ اس کے باپ کو اپنی انا بہت عزیز ہے اور آج یقین بھی ہو گیا تھا مگر اپنی انا کی سر بلندی کے لیے وہ دونوں اسے کن محرومیوں سے دوچار کر چکے تھے شاید جانتے ہوئے بھی وہ دونوں انجان رہنا چاہتے تھے

Posted on Kitab Nagri

”میرے حصے میں ہمیشہ ادھوری محبتیں ہی کیوں آتی ہیں؟ میری زندگی میں کچھ بھی مکمل کیوں نہیں؟“ کمبل کے اندر آنسو بہاتی وہ خود ترسی کا شکار تھی

”کاش کوئی تو ایسا ہو جو مجھ سے بے لوث اور مکمل محبت کرے، ایسی محبت جو پہلے کبھی اس نے کسی سے نہ کی ہو۔“ دبی دبی سسکیوں کے درمیان سوچتے ہوئے غیر متوقع طور پر ایک چہرہ اس کی بند آنکھوں میں ابھرا تھا

”بہتی ندی کے ایک ہی پانی میں ہم دوبارہ اپنا ہاتھ نہیں ڈبو سکتے، بالکل اسی طرح جو محبت تم سے ہو چکی ہے وہ اب دوبارہ کسی سے نہیں ہو سکے گی۔“ کانوں میں گھونچتی آواز نے اسے ساکت کر دیا مگر اگلے ہی پل وہ کمبل کو جھٹک کر پرے ہٹاتی اٹھ بیٹھی تھی، آنکھیں خشک کرتے ہوئے جانے کیوں اسے سانس لینے میں دقت پیش آرہی تھی، گھٹن کو کم کرنے کے لیے وہ جانے کب تک اپنی گردن اور گریبان کو سہلاتی ہو اس باختم سی بیٹھی رہی تھی۔

☆...☆...☆

کبھی کسی انسان کو ہلاک نہ کرنا، کوئی ایسی چیز نہ لینا جو تمہیں نہیں دی گئی، جھوٹ کبھی نہ بولنا، نشہ آور مشروب نہ پینا، بدکاری نہ کرو، اگر تم جھگڑا نہ کرو تو دنیا میں کوئی تمہارے ساتھ لڑ نہیں سکے گا، اچھوں کے ساتھ اچھا رہو، اور بروں کے ساتھ بھی اچھا رہو، سب تمہارے ساتھ اچھے ہو جائیں گے، خلوص رکھنے والوں کے ساتھ پر خلوص رہو، اور خلوص نہ رکھنے والوں کے ساتھ بھی پر خلوص رہو لہذا سب پر خلوص ہو جائیں گے، دنیا میں نرم ترین چیز پر سخت ترین چیز غلبہ پالیتی ہے، میں ان تمام تر نصیحتوں کے ساتھ تمہیں خدا کی دنیا کے ایک عظیم اور پر امن شہر کی جانب بھیج رہا ہوں، مجھے پوری امید ہے کہ تم میری نصیحتوں پر چلتے رہو گے تو بہت کامیابی سے

Posted on Kitab Nagri

اپنے پیروں پر اکٹھے ہو جاو گے۔“ نروان کی مہربان آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی جب وہ زندگی کے متلاطم، گدلے دریا میں بہتا چلا جا رہا تھا، جانے یہ کونسا شہر تھا، یہاں سب کچھ حیران کن تھا، آسمان کو چھوتی خوبصورت عمارتیں، سرخ اونچی چھتوں والے گھر، پکی شفاف سڑکوں پر فراٹے بھرتی لمبی لمبی گاڑیاں، عجلت میں بھاگتے دوڑتے خوش لباس لوگ، وہ حیران بھی تھا، غمزادہ بھی، دنگ بھی تھا اور گھبراہٹ بھی، سر اٹھائے وہ اس محل نما گھر کے آہنی دروازے کے باہر کھڑا اس دروازے کی بناوٹ اور اونچائی کو تک رہا تھا کہ تب ہی اس کا انتظار ختم ہوا، کھلتے دروازے سے تیزی سے باہر آتی عورت نے اس کی آنکھوں کو ساکت کر دیا، سرخ گاؤں میں ملبوس، نفیس گرم شال کاندھوں کے گرد ڈالے وہ پروقار حیرت سے اسے دیکھتی قریب آئی اس کے ہاتھ میں وہی کھلا خط تھا جو نروان نے اس عورت کے لیے ہی آمن کے ہاتھ بھیجا تھا

”تم آمن ہو؟ تمہیں نروان نے میرے پاس بھیجا ہے؟“ آمن کے شانوں کا تھامتہ وہ بے تحاشہ بے یقینی اور خوشگوار حیرت سے تصدیق مانگ رہی تھی آمن اس کے چہرے کو تکتا بمشکل اثبات میں سر ہلا سکا تھا جبکہ وہ ایک بار پھر خط بغور پڑھنے لگی، جو بس چند سطروں پر مشتمل تھا۔

”حنہ! میں تمہاری پناہ میں آمن کو بھیج رہا ہوں، بہت عزیز ہے مجھے جس طرح نورما ہماری اولاد ہے، آمن کو بھی نورما جیسا سمجھو، مجھے بھروسہ ہے، یقین ہے تم اس کا خیال رکھو گی، یہ دنیا دیکھنا چاہتا ہے اور میں اسے بہت کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں، اس کی اور میری خواہشوں کو صرف تم پورا کر سکتی ہو، مجھے امید ہے، نورما بالکل بھی پسند نہیں کرتی آمن کو، کیونکہ وہ اپنے باپ کی محبت کو تقسیم ہونا برداشت نہیں کر سکتی، نورما سے میں نے یہ چھپا

Posted on Kitab Nagri

رکھا ہے کہ آمن کو میں نے اس کی ماں کے پاس بھیجا ہے، صرف اس لیے کہ وہ ہم دونوں سے بدظن نہ ہو جائے، جس طرح تم نے مجھ پر بہت مہربانی کی آمن کے لیے بھی مہربان رہنا اور اس کا خیال رکھنا۔“

آمن ایک ٹک خط پر نظریں دوڑاتی حنہ کو دیکھتا دنگ تھا، نروان نے اسے نہیں بتایا تھا کہ وہ اسے کس کے پاس بھیج رہا ہے، جدائی کی اذیت اور دکھ سے وہ بھی نروان سے کوئی سوال نہ کر سکا تھا، مگر اب اسے سمجھ آ رہا تھا کہ وہ کس پاس موجود ہے، اس عورت کا چہرہ اس کے لیے بالکل بھی اجنبی نہ تھا کیونکہ اس عورت کے چہرے میں اسے نورما کے نقش دکھائی دے رہے تھے، دل میں اٹھتی درد کی لہریں اسے نورما کی یاد میں ادھ موا کرنے لگی تھیں

”آپ نورما کی ماں ہیں؟“ آمن کے سوال پر حنہ نے چونک کر خط سے نظریں ہٹائی تھیں

”ہاں، میں نورما کی ماں ہوں اور اب تمہاری بھی۔“ پر شفقت مسکراہٹ کے ساتھ حنہ نے اس کا سر تھپتھپایا اور پھر اس کا ہاتھ تھامے دروازے کی سمت بڑھ گئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆...☆...☆

اونچائی سے جھیل کے کانچ سے چمکتے پانی کو تکتے ہوئے آج پہلی بار احساس ہوا کہ اس کی طرح اس کی یہ من پسند جھیل بھی کتنی تنہا اور دنیا سے الگ تھلگ ہے، اس کی تنہائی ہی اس کی یکتائی اور دلکشی کا باعث تھی، مگر وہ خود تو ایک انسان تھی، یہ تنہائی اور یکتائی دوسروں کے لیے پرکشش ہو سکتی تھی مگر وہ تو اکتا چکی تھی، کوئی تو ہو گا جو

Posted on Kitab Nagri

اس تنہائی اور یکتائی کے خول کو توڑ سکے گا، دور سے آتی اپنے نام کی پکار پر وہ سوچوں سے باہر نکلتی اپنے عقب میں متوجہ ہوئی، اپنی عزیز ترین سہیلی ایلیا کو آتے دیکھ کر بھی اس کی بیزاری قائم رہی تھی

”شکر ہے آج تم یہاں نظر آرہی ہو ورنہ اتنے دن گزر چکے ہیں اور تم گھر سے باہر نکلنے کے لیے بھی تیار نہ ہوتی تھی، اتنی قنوطیت تمہاری فطرت میں تو نہیں تھی۔“ اس کے قریب ہی پتھر پر بیٹھتے ایلیا خفت سے بولی تھی

”ایسی بات نہیں ہے۔“ وہ ٹالنے والے انداز میں بولی

”ایسی بات نہیں، مگر کوئی تو بات ہے جو تمہیں یوں بدل چکی ہے، آدم بیزار ہوتی جا رہی ہو بالکل۔“ علیا کے خشمگیں لہجے پر وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

”کچھ خبر بھی ہے تمہیں۔۔۔ نریمان کے ماں باپ تمہارے خلاف کیسی کیسی باتیں کرت پھیر رہے ہیں؟“

”کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ؟“ نورما کا انداز سرسری سا ہی تھا

”یہی کہ تم نے ان کے بیٹے کو اپنے جال میں پھنسا یا، تم سے بچانے کے لیے انہیں نریمان کو دور بھیجنا پڑا ہے اور تو اور تمہارے ڈیڈی کے خلاف بھی بول رہا ہے اس کا باپ۔“ علیا نے بتایا

”مجھے پرواہ نہیں، ڈیڈی ان کی زبانیں خود بند کر دیں گے، ویسے بھی یہ تو سچ ہی ہے کہ مجھ سے ڈر کر ہی نریمان کے باپ نے اسے شہر وقت سے پہلے بھیج دیا۔“ وہ ناگواری سے بولی تھی

”تو کیا تمہیں نریمان کی بھی پرواہ نہیں؟“ علیا نے حیرت سے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

”میں اس بزدل کی پرواہ کیوں کروں، جو میرے باپ کے ڈر سے بھاگتے ہوئے مجھ سے ملنے یا پیغام تک دینے کی ہمت نہ کر سکا، محبت کے دعوے اس نے مجھ سے کیے تھے میں نے نہیں، سارا سارا دن بھکاریوں کی طرح وہ میرے گھر کے ارد گرد منڈلاتا رہتا تھا، اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے، مجھے بس رحم آگیا تھا اس پر، اس کی محبت قبول کرنے کی ایک وجہ تھی میرے لیے کہ اس نے بتایا تھا کہ وہ شہر میں کاروبار کرے گا اور وہیں رہے گا اور میں نے سوچا تھا کہ اس کی طرح میرا بھی شہر اور قصبے سے تعلق جڑا رہے گا، شہر میں رہنے کی میری بھی خواہش پوری ہو جائے گی اور ڈیڈی سے بھی دور نہیں ہو سکوں گی۔“

”ہاں یہ تو اچھا ہوتا اگر نریمان منہ چھپا کر نہ بھاگتا۔۔۔ اتنے دن گزر گئے اس نے کوئی رابطہ بھی نہیں کیا تم سے لیکن پھر بھی اگر اچانک کسی دن وہ آگیا تو؟“ علیا نے سوال اٹھایا

”اس کے ماں باپ ہیں یہاں کبھی بھی آسکتا ہے، نہ بھی آئے تو مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔“ وہ بیزاری سے بولی

”فرق تو پڑنا چاہیے، انتظار تو ہو گا تمہیں اس کا۔“ علیا نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا تھا

”کیا تم کوئی اور بات نہیں کر سکتیں؟“ نورما اکتا کر بولی

”نورما! تم کو یہ محسوس نہیں ہوا کہ آمن کو اپنے گھر سے نکلوانے کے بعد، تم ہر چیز، ہر بات سے بیزار رہنے لگی ہو؟ جو تم چاہتی تھی وہ ہو گیا ہے پھر کیوں تم مطمئن نظر نہیں آتی؟“ علیا بغور اسے دیکھتے بولی تھی

Posted on Kitab Nagri

”کیسے مطمئن نظر آسکتی ہوں۔۔۔ آمن کو گھر سے تو نکال دیا، لیکن ڈیڈی کے دل سے کیسے نکالوں؟“ وہ تلخ لہجے میں بولی۔ ”ان کی خاموشی سے ان کے چہرے کے تاثرات سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے مجھے کہ وہ آمن کو یاد کرتے ہیں، اس کے لیے فکر مند ہیں، اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔“

”یقیناً، تمہارا اندازہ درست ہو گا، مگر تمہیں اندازہ ہو پاتا ہے کہ کب، کس وقت تمہاری باتوں میں آمن کا ذکر آ جاتا ہے؟“ علیا کے معنی خیز لہجے پر وہ چونکی تھی

”مجھے یہ لگتا ہے کہ آمن کو اپنے ڈیڈی سے دور کرنے کے بعد یا تو تم پچھتا رہی ہو یا پھر تم اس کی ان باتوں کو دل، دماغ سے نکال نہیں پا رہیں، جو اس نے وقتِ رخصت کی تھیں، تم بھی جانتی ہو کہ وہ اعترافِ محبت تھا، کم از کم وہ نرمی کی طرح بزدل تو نہیں نکلا، ورنہ مجھے تو یقین نہیں تھا کہ وہ کبھی تمہارے سامنے دل کھول کر رکھنے کی ہمت نہیں کر سکے گا، واقف تو ہم سب سہیلیاں تھیں کہ وہ احمقانہ حد تک تمہاری محبت میں پاگل ہے۔“ علیا کے استہزائیہ لہجے پر نورما کے تیور بدلے تھے

”علیا! تمہیں حق نہیں ہے اس کو احمق اور پاگل قرار دینے کا، وہ یہاں سے جا چکا ہے، لہذا اب اس کے بارے میں بکو اس کرنا بند کر دو۔“ بات ختم کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی

”نورما! حق تو تمہیں بھی نہیں تھا، اسے دن رات ذلیل کرتے رہنے کا، مگر تم یہ کام مسلسل کرتی رہی ہو، تمہارا تو یہ مشغلہ تھا ہم سب سہیلیوں کے سامنے اس کو بے عزت کرنا، اس کا مذاق اڑانا، تمہیں تسکین ملتی تھی جب وہ تمہارے ذلت آمیز سلوک پر اپنے آنسو بھی نہیں چھپا پاتا تھا، تم اس سے حسد، جلن رکھتی تھی کیونکہ تم سے برداشت نہیں ہوتا تھا کہ تمہارے ڈیڈی اس سے شفقت سے پیش آئیں، اسے تمہارے برابر سمجھیں۔“ علیا

Posted on Kitab Nagri

بھی غصے میں بولتی ہوئی اٹھ کھڑی ہو گئی۔ ”میرا مشورہ مانو تو اب تم آسمان سے نیچے آ جاؤ کیونکہ اگر تم کوئی حور پری ہو تیں تو نریمان اس طرح تمہیں چھوڑ کر نہ بھاگتا۔ تم مطمئن کبھی ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ تم نے اپنے ڈیڈی سے آمن کو جدا کر کے ان کے دل کو تکلیف پہنچائی ہے، آمن کو درد ر کیا ہے، تم بھی اسی طرح روتی رہو گی جس طرح تم آمن کو رلاتی رہی ہو، میں اب تمہارے پاس نہیں آؤں گی کیونکہ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے بات کی جائے۔“ علیا غصے میں اسے کھری کھری سناتی وہاں سے چلی گئی تھی، جبکہ نور ما سے جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی

☆...☆...☆

اپنے ارد گرد بکھرے خوش رنگ پھولوں اور سبزے سے لہلہاتے، مہکتے منظر میں وہ چھوٹے چھوٹے سرسبز پھولوں سے بھری شاخوں کا گھنادرخت بہت نمایاں تھا جس کے سائے تلے رکھی بیچ پر بیٹھا وہ دور تک ڈوبتی ابھرتی سبزے سے ڈھکی ڈھلانیوں کو دیکھ رہا تھا، ان دلکش ڈھلانیوں پر وہم سرخ لبادے میں منڈلاتا اسے کسی اور جانب متوجہ ہی نہیں ہونے دے رہا تھا، جانے کتنے بے شمار دن گزر چکے تھے، نروان کی ہدایت کے مطابق حنہ اسے اپنے ساتھ جانے کتنے حصوں میں لے جاتی رہی تھی، اس وقت بھی وہ دنیا کے حسین ترین مقام پر موجود تھا مگر ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں نور ما کا وہم اس کے ساتھ نہ ہو، جہاں وہ اس کی یاد سے غافل ہو ا ہو، تہیہ کرنے کے باوجود خود کو لاکھ سمجھانے کے باوجود وہ ہر رات آنکھ بند کرتے ہی اس کے قیامت خیز نقوش کی کرنوں میں جکڑنے سے بچ نہیں پاتا تھا، اس کی بھنورا آنکھوں کی فسوں خیز پل بے جان کر ڈالتی تھیں، وہ جانتا تھا اس جان لیوا سحر سے وہ کبھی نہیں نکل پائے گا، کبھی اس کے وہم سے چھٹکارا نہیں پاسکے گا، دل کے صنم

Posted on Kitab Nagri

خانے سے کبھی اس پتھر کے بت کو نکال نہیں سکے گا، وہ اس کے دل میں اپنی جڑیں پھیلاتی اسے اپنی پرستش پر مجبور کرتی رہے گی، جانے یہ اس اذیت ناک محبت کا کونسا مقام تھا کہ آج بھی دل کے دھڑکنے اور سانسوں کی آمد و رفت پر اس کا ہی اختیار تھا جو اپنی دنیا سے ہی نہیں بلکہ اسے اپنی نفرت سے بھی بے دخل کر چکی تھی۔۔۔

اپنے نام کی پکار پر وہ خود کو سنبھالتا، اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش میں تھا جب حنہ کچھ فاصلے پر بیٹھی مکمل اس کی طرف متوجہ تھی

”آمن! تم مجھ سے یہ مت چھپایا کرو کہ تم نروان اور نورما کو بہت زیادہ یاد کرتے ہو، میرا شوہر اور میری بیٹی دونوں بہت مشکل مگر بہت مختلف انسان ہیں، ان سے الگ ہونا تمہارے لیے بھی یقیناً بہت کٹھن ہے، مگر تمہیں اس طرح اداس اور غمگین دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ میں نروان کی امیدوں پر پورا نہیں اتر رہی۔۔۔ نروان نے تمہارے لیے مجھ پر بھروسہ کیا ہے یہ میرے لیے بہت بڑی بات ہے، تم نہیں جانتے میں کس قدر خوش ہوں تمہارے آنے سے کیونکہ تمہاری آمد نے میرے اور نروان کے تعلق میں ایک نئی روح پھونکی ہے، اسے زندہ کیا ہے، میں ایک بار پھر نروان کو مایوس نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ تمہیں جب ان کی یاد آئے تو مجھ سے ان کی بات کیا کرو مگر یوں اداس مت رہا کرو۔“

”آپ پریشان نہ ہوں، میں آپ کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا، آئندہ آپ مجھے افسردہ اور اداس نہیں دیکھیں گی۔“ وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا

”نروان کی طرح مجھے تم پر بھی فخر ہے۔“ وہ اس کے شانے کو تھپکتی مسکرائی تھی

Posted on Kitab Nagri

”آپ ان دونوں سے کیوں نہیں ملتیں؟“ آج وہ یہ سوال کرنے کی جسارت کر گیا

”صرف نورما سے ملتی ہوں، مگر نروان یہ سچ نہیں جانتا۔“ حنہ کا جواب مختصر تھا

”لیکن۔۔۔ وہ آپ کے شوہر ہیں، کیا آپ ان سے بہت زیادہ ناراض ہیں؟“ وہ جھجھکتے ہوئے مزید سوال کر گیا

”آمن! تم نے مجھ سے وہ باتیں نہیں چھپائیں جو نروان نے میرے بارے میں تم سے کی تھیں، ان باتوں کو سننے کے بعد میرے دل میں جو شکایت تھی بھی تواب نہیں رہی۔۔۔ لیکن وہ ضرور ناراض ہے مجھ سے شاید اس لیے کہ میں ثابت قدم نہ رہ سکی۔۔۔ اور شاید یہی شرمندگی مجھے اس سے چھپنے پر مجبور کرتی ہے۔“ حنہ کے لہجے اور تاثرات میں کرب اتر آیا تھا لیکن اگلے ہی پل دھیرے سے سر جھٹکتی وہ مسکرائی تھی۔ ”تم ان باتوں کی گہرائی میں مت جاؤ بس خوش رہا کرو، اپنی زندگی کے مقصد کو یاد رکھو، دنیا دیکھو، اپنے فیصلے خود کرنا سیکھو۔“

”میں نورما کے بارے میں کچھ پوچھوں آپ سے؟“

”ہاں ضرور پوچھو۔۔۔ اور تم فکر مت کرو میں ایک دن اس کی اور تمہاری صلح ضرور کروادوں گی، ابھی تو نروان یہی چاہتا ہے کہ نورما بے خبر رہے کہ تم میرے پاس ہو۔“ حنہ نے کہا تھا

”آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کے ساتھ نورما کی زندگی زیادہ بہتر ہوتی ان پہاڑوں سے دور؟“

”اے کوئی کمی ان پہاڑوں پر بھی نہیں ہے آمن۔۔۔، میرے ساتھ اس کو بہت پر آسائش زندگی میسر ہو جاتی مگر اس زندگی میں صرف وہی نہیں میں بھی نروان سے محروم ہو جاتی، میں اس کی ماں ہوں، کسی نہ کسی طرح اس کی زندگی میں اپنی کمی کو پورا کرنے اس کے پاس پہنچ جاتی ہوں، مگر اسے نروان سے دور کر کے میں اس کی

Posted on Kitab Nagri

زندگی میں نروان کی کمی کو پورا نہیں کر سکتی تھی اور پھر میں یہی چاہتی تھی کہ وہ اپنی ماں کی طرح کمزور ثابت نہ ہو، وہ اپنے باپ کی طرح ان پہاڑوں کا سامنا کرنا سیکھ جائے، کبھی ان سختیوں سے نہ گھبرائے جن کی وجہ سے میں نروان سے دور ہو گئی تھی۔“

”نورما کو آپ سے کوئی شکایت نہیں؟“ آمن نے پوچھا

”ہے اسے شکایت۔۔۔ مگر اس سے کچھ چھپا نہیں ہے وہ جانتی ہے کہ اس ماں باپ سدھرنے والے نہیں ہیں۔“ حنہ مسکرا کر بولی

”شاید میں کبھی سمجھ سکوں کہ آپ اور انکل ایک دوسرے سے یہ کیسی محبت کرتے ہیں۔“ اس کے الجھے لہجے پر حنہ خاموش رہی تھی۔ ”آپ کو مجھ سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی، میں آپ کی ہر بات مانوں گا، بس مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ نورما کو میرے بارے میں کبھی کچھ نہیں بتائیں گی۔“

”ٹھیک ہے میں تم سے وعدہ کرتی ہوں۔“ کچھ حیرت سے اس کے جھکے سر کو دیکھتی حنہ کو وعدہ کرنا پڑا تھا

www.kitabnagri.com

☆...☆...☆

بہت دن بعد جب ایک صبح قصبے کے بازار سے وہ گزر رہی تھی تو اچانک ہی اس کا ٹکراؤ علیا سے ہو گیا، علیا کے چہرے پر ناراضگی ضرور تھی، مگر وہ بھی نورما کی طرح کترا کر آگے نہ بڑھ سکی

”کیسی ہو؟“ نورما نے پہلی کی تھی

”تمہیں کیا۔۔۔ تم سے تو اتنا نہ ہوا کہ مجھے منانے ہی آ جاتی۔“ علیا خفت سے بولی

Posted on Kitab Nagri

”اس سے پہلے تم کبھی یوں ناراض بھی تو نہ ہوئی تھی۔“ نورمانے کہا تھا۔ ”بہت رہ چکی ناراض، اب صلح کر لیں۔“ نورما کے نرم لہجے پر علیانے حیرت سے اسے دیکھا تھا

”تم کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی ہو، سب ٹھیک ہے؟“

”ہاں سب ٹھیک ہے، بس میں نے خود کو بہت مصروف کر لیا ہے، وہ سارے جو آمن کرتا تھا، وہ سب میں نے اپنے ذمے لے لیے ہیں، میں چاہتی ڈیڈی اس کی کمی کو محسوس کرنا چھوڑ دیں۔“

”اس سے کیا ہو گا؟“ علیانے بغور اسے دیکھا تھا

”وہ اسے بھول جائیں گے۔۔۔“

”تم بھول سکتی ہو اسے مگر تمہارے ڈیڈی نہیں۔“ علیانے بات کاٹی تھی

”تم اب مجھ سے ملنے آؤ گی جھیل پر؟“ نورما موضوع بدل گئی

”ہاں آج شام ہی آؤں گی مگر تم ابھی کہاں جا رہی ہو؟“

www.kitabnagri.com

”ڈیڈی کے پاس، گھر میں تنہا وحشت ہوتی ہے، دکان پر میں ڈیڈی سے ان کا کام سیکھ رہی ہوں، بہت جلد ان کے کام میں ان کی مدد کرنے کے قابل ہو جاؤں گی، ان کے کندھوں سے کام کو بوجھ بھی کم ہو جائے گا۔“

”نورما! یہ سب تم اپنے پچھتاوے کے سبب کر رہی ہو؟“ علیا کے سوال پر وہ اسے بس خالی نظروں سے دیکھتی رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

”خود پر اتنا بوجھ مت ڈالو وہ ایک دن ضرور واپس آجائے گا۔“

”مجھے دیر ہو رہی ہے، گھر ضرور آنا۔“ نگاہ چرا کر وہ آگے بڑھ گئی، جبکہ علیا ترحم آمیز نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

☆...☆...☆

سلگتے آتش دان کے قریب ہی کاؤچ پر وہ گرم کمبل میں چھپی کافی نڈھال دکھائی دے رہی تھی، باہر برف باری زور پکڑتی جا رہی تھی، کاٹ دار برفانی ہواؤں کے شور کے درمیان اسے نروان کی آواز سنائی دی تھی، سرخ جلتی آنکھیں کھول کر اس نے دیکھا، نروان دودھ کا گلاس لیے کاؤچ کے کنارے بیٹھ رہا تھا

”اب سستی نہ کرنا، میں انکار نہیں سنوں گا، تمہارا بخار بڑھتا جا رہا ہے، جلدی سے اٹھ کر یہ دوا کھاؤ۔ نروان کے سخت اور قطعی لہجے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اٹھ بیٹھی تھی۔ دوبارہ کمبل ناک تک کھینچتی وہ کچھ دیر تک آتش دان میں چٹختی لکڑیوں سے اٹھتی چنگاریوں کو دیکھتی رہی اور پھر نروان کی طرف متوجہ ہو گئی جو اپنے لیے فرشی بستر لگا رہا تھا

www.kitabnagri.com

”ڈیڈی! کتنا عرصہ گزر چکا ہے نروان کو گئے ہوئے؟“ اس کی دھیمی کمزور آواز سنتے نروان نے چونک کر اسے دیکھا تھا

”شاید ایک سال۔۔۔ مگر آج اچانک تمہیں آمن کا خیال کیسے آیا؟

Posted on Kitab Nagri

”بس یو نہی۔۔“ وہ بمشکل بول سکی تھی۔ ڈیڈی! قصبے سے کتنے ہی لوگ شہر آتے جاتے ہیں، آپ کو اس کا پتہ کروانا چاہیے، وہ جانے کس حال میں کہاں کہاں بھٹک رہا ہو گا۔“

”نورما! کیا تمہیں احساس ہو رہا ہے کہ تم نے اس کے ساتھ کچھ غلط کیا تھا؟“ اپنی حیرت چھپاتے نروان نے سر سری لہے میں پوچھا

”میں نے کچھ غلط نہیں کیا اس کے ساتھ، آخری فیصلہ تو آپ نے کیا تھا۔“ اس کے سپاٹ لہجے پر نروان بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

”میں جانتی ہوں آپ اسے یاد کرتے ہیں پھر اس کے بارے میں معلوم کیوں نہیں کرواتے۔۔۔“

”وہ مرد بچہ ہے اپنا خیال رکھنا جانتا ہے، میں نے اسے یہاں سے جانے کے لیے ضرور کہا تھا مگر یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اپنی خیر خبر دینے کے لیے پلٹ کر ہی نہ آئے، جو نہیں آنا چاہتا اسے پکارنے کا اصول کبھی میرے اصولوں میں شامل نہیں رہا۔۔۔“

”اسی اصول نے کبھی میرے ماں کو پکارنے نہیں دیا؟“ وہ بولی تھی

”نورما۔۔۔“ اس کے لہجے میں تنبیہ اور ناگواری تھی، جبکہ نورما آنکھیں بند کرتی چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی تھی

”کاش میں ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جاؤں پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔“ اس کی بڑبڑاہٹ نے نروان کو دنگ کیا تھا

Posted on Kitab Nagri

”تمہیں کیا ہوا ہے نورما، ایسی تکلیف دہ باتیں کیوں کی تم نے؟ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ خاموش ہو جاؤ، تمہاری آواز سننے بغیر تو میرا دن ہی شروع نہیں ہوتا، ٹھیک ہے میں آمن کے بارے میں معلوم کروا تا ہوں، تم اطمینان رکھو، مجھے یقین ہے وہ بالکل ٹھیک ہو گا۔“ نروان کے پر شفقت لہجے پر وہ فوری طور پر کچھ بول نہیں سکی تھی

”ڈیڈی! ایک وجود میں روح کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟“

”روح کی اہمیت اتنی ہی ہے کہ اس کے بغیر وجود میں زندگی کا تصور ہی ناممکن ہے، روح ایک حیات بخش ہوا کی طرح ہے، جو سارے وجود میں سرایت کرتی ہر عضو کو جاندار بناتی ہے، روح اور وجود ساتھ ساتھ نشوونما پاتے ہیں اور ساتھ ہی ختم ہوتے ہیں۔“ نروان کے سمجھانے والے لہجے پر وہ مزید کچھ نہ بولی سکی تھی۔ ”اب تم سونے کی کوشش کرو، تمہیں آرام کی ضرورت ہے، باقی باتیں بعد صبح کر لینا۔“ نروان کی ہدایت پر وہ آنکھیں بند کر کے کہیں گم ہونے لگی تھی

”مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب تم روح بن کر مجھ میں اتر گئی، میرے لیے ممکن ہی نہیں تمہیں کو دسے الگ کرنا، یہ صرف موت ہی جو تمہیں مجھ سے الگ کر سکتی ہے۔“ ایک مانوس آواز اسے سنائی دے رہی تھی۔ آج پھر آنسوؤں کا خاموش سیلاب چپکے سے اس کی آنکھوں سے رواں ہو چکا تھا

☆...☆...☆

Posted on Kitab Nagri

وہ دل کیسا پرسکون ہے جس نے خود کو تمام خواہشات سے پاک کر لیا ہو مگر ایسا کونسا دل ہے جو ان خواہشات کے بغیر قرار پاسکے؟، مسرت تو کسی طور ممکن نہیں، خواہشات کا سرد پڑ جانا اگر سکون کا نام تھا تو ہاں، وہ پرسکون تھا، ایک ٹھہراؤ تھا جو اس کی زندگی میں آچکا تھا، یکطرفہ محبت میں روگ، سوگ، جوگ سمیٹ کر بھی اس کے کیف و سرور کا وہی شاندار عالم رہا، اس پر ادراک ہوا کہ اذیتوں سے بھرپور ان ریاضتوں میں ہی طمانیت چھپی ہے، محبت کے مسلسل اور لامتناہی سفر میں خود آزاد چھوڑ دیا تھا، مگر زمینی حقیقتوں کے مطابق خود کا ڈھالنے اور تہذیب یافتہ معاشرے میں اپنی جگہ بنانے کے لیے ہر جدوجہد کے لیے مستعد رہا۔ اس نے نروان کی تمام نصیحتوں اور اخلاقی اصولوں کو مشعلِ راہ بنائے رکھا، حنی کے مشوروں اور احکامات کو مقدم جانا اور محنت کرتے ہوئے دن رات کا فرق بھی نارکھا، نروان کی خواہش کو پورا کرنا اور حنہ کے بھروسے کو جتنا اس کے اہم ترین مقاصد بن گئے، اس کی انتھک محنت دیانت داری اور سمجھ بوجھ نے بہت ہی کم وقت میں حنہ کو قائل کر لیا، آمن کے لیے کام کرنا اور اسے کامیابی سے مکمل کرنا ایک جنون بن گیا تھا، کسی مشین کی طرح وہ ہر وقت محنت، مشقت کرتا سرگرم رہتا، کبھی کبھی حنی کے لیے بہت مشکل ہو جاتا اسے سمجھانا کہ وہ ایک انسان ہے، مستقل یا ضرورت سے زیادہ کام تو ایک مشین سے بھی نہیں لیا جاسکتا، حنہ کے ماں باپ کا روبرو لوگ تھے، ان کے گزر جانے کے بعد سب کچھ حنہ کے کاندھوں پر تھا، پورے شہر میں اس کے سپراسٹور بہت کامیابی سے چل رہے تھے، چند دواساز اداروں کے ساتھ شراکت داری بھی تھی، آمن کی محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے بالآخر وہ دن بھی آگیا جب اس نے کاروبار کے سب معاملات آمن کے حوالے کر دیئے، جس سہارے کی امید اس نے نروان سے لگائی تھی اسے نروان نے آمن کو اس کے پاس بھیج کر پوری کر دی تھی، خط و کتابت کے ذریعے وہ نروان کا نہ صرف شکریہ ادا کرتی رہتی بلکہ گزرے تین سالوں میں آمن کی محنت اور کامیابیوں

Posted on Kitab Nagri

سے بھی آگاہ کرتی رہی تھی، مہینے میں دو یا تین بار نورما سے ملنے جاتی تھی، آمن کے آنے کے بعد یہ سلسلہ بھی جاری رہا وہ خود ہی آمن کو نروان اور نورما کی خیریت کے بارے بتا دیتی تھی مگر خود سے آمن نے ان دونوں کے حوالے سے کوئی سوال کرنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

سر سبز وسیع و عریض خطے میں شام کے خوش کن رنگ بھی گھل مل رہے تھے، کرسی پر بیٹھی حنہ کافی کے سپ لیتی سوچوں میں گم تھی، وہ آج ہی نورما سے مل کر دو دن بعد واپس آئی تھی اور اس کی طرف سے کچھ فکر مند بھی تھی، نورما کے بارے میں سوچتے سوچتے اس کا دھیان نروان کی صحت پر چلا گیا، اسے یاد آیا کہ آج اس نے نروان کو خط لکھنا ہے وہ یقیناً اس کے جوابی خط کا منتظر ہوگا، آمن کے آنے کے بعد اس کے لیے نروان کو خط لکھنا ایک محبوب ترین مشغلہ بن چکا تھا، خطوط کے اس سلسلے نے ان دونوں کے درمیان موجود سرد مہری کی دیوار کو ایک ایک کر کے گرا دیا تھا، اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھ چھوڑ جانے کے بعد نروان کے جذبات پر برف جم گئی تھی اسے آہستہ آہستہ ان خطوط نے پگھلا دیا تھا، خط میں بکھرے نروان کے گلے شکوے، جہاں اسے شرمساری میں مبتلا کرتے وہیں اس کے لہجے کی طمانیت کا باعث بھی تھے، فاصلے ختم ہو رہے تھے، نروان کے خطوط اس کے وجود میں نئی روح پھونک دیتے، وہ جانتی تھی کہ وہ نئے سرے سے نروان کی محبت میں مبتلا ہو چکی ہے اور نروان نے بھی اس کی محبت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں بس اب اسے انتظار تھا کہ کب نروان کوئی فیصلہ کرتا ہے، اس بار وہ عہد کر چکی تھی خود سے کہ وہ ثابت قدم رہے گی، پیچھے نہیں ہٹے گی، نروان اور نورما سے بڑھ کر اسے اب کچھ عزیز نہ رہا تھا، یہاں تک کہ اپنی زندگی بھی نہیں، ہارن کی آواز پر چونک وہ گیٹ کی سمت متوجہ ہوئی، اگلے چند لمحوں میں سلور گرے سوک پورچ کی جانب بڑھ رہی تھی، حنہ کی شفیق مسکراہٹ اسے دیکھ کر

Posted on Kitab Nagri

گہری ہوئی، جو پورچ سے سیدھا اب اس کی جانب آرہا تھا، حنہ کو وہی تفاخر اور خوشی کا احساس اسے دیکھ کر ہوتا تھا جس طرح وہ نورما کے لیے محسوس کرتی تھی، کبھی کبھی آمن کو دیکھ کر حنہ خود ہی حیران ہو کر سوچتی کہ کیا یہ وہی ڈراسہا، سمٹا لڑکا ہے، جسے نروان نے تین سال پہلے اس کے پاس بھیجا تھا، بہت حیرت انگیز فرق آچکا تھا آمن کی شخصیت اور فطرت میں، شہر کی آب و ہوا نے اسے اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا، قابل ستائش قد و قامت، ہر ورق سنورے اخروٹی بال، پرکشش بھوری آنکھوں سے جھلکتی ذہانت۔۔۔ بلاشبہ اس کی ظاہری اور باطنی شخصیت میں وقار سنجیدگی اور دبدبہ پہلی نظر میں ہی محسوس کیا جاسکتا تھا، حنہ کے محدود سو شکل سرکل اور خاندان میں سب اسے حنہ کے بیٹے کی حیثیت سے قبول کر چکے تھے اور اسے اس کی ملنسار اور خوش اخلاقی کی وجہ سے بہت پسند بھی کرتے تھے

”آپ مجھے کچھ پریشان دکھائی دے رہی ہیں، سب ٹھیک تو ہے؟“ ادھر ادھر کی کچھ باتوں کے بعد آمن بلا آخر سوال کر گیا تھا

”ہاں میں پریشان ہوں، نورما کی وجہ سے۔“ فلاسک سے کافی مگ میں نکالتی حنہ بولی تھی جبکہ آمن کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے، حنہ سے کافی کا مگ لیتے ہوئے وہ مزید کچھ نہ پوچھ سکا تھا

”میں کافی عرصے سے اس میں عجیب بدلاؤ محسوس کر رہی ہوں مگر اب اس کا رویہ میرے لیے بہت تشویش کا باعث بنتا جا رہا ہے ایسا لگتا ہے جیسے وہ بہت بے دلی سے یا بس مجبوراً مجھ سے ملتی ہے، پہلے کی طرح میرے لیے اس کی گرمجوشی اور والہانہ محبت میں اب سرد مہری آگئی ہے، اس کے لہجے میں تلخی بہت بڑھ گئی ہے، اس نے مجھے اپنی باتوں سے سمجھا دیا ہے کہ وہ مجھ سے اور نروان سے بہت مایوس اور بدظن ہے، وہ کہتی ہے کہ میں نے

Posted on Kitab Nagri

اور نروان نے اسے سب کچھ دیا ہے مگر ہم اسے ایک مکمل گھر نہ دے سکے، مکمل محبت اسے نہ دے سکے۔۔۔ آمن میری بیٹی میری وجہ سے محرمیوں کا اظہار کرنے لگی ہے، کیونکہ ان محرمیوں کی ذمہ دار میں ہی تو ہوں، میرے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے، میں نورما کو اس طرح مایوس نہیں دیکھ سکتی، میں اس کی مایوسی اور محرمیوں کو ختم کرنا چاہتی ہوں، میں جانتی ہوں کہ میں دیر کر چکی ہوں مگر وقت ابھی ہاتھ میں ہے، بہتری کی کوئی صورت نکالی جاسکتی ہے۔“ حنہ مضطرب لہجے میں بولی تھی

”پھر کیا سوچا ہے آپ نے مجھے بتائیے میں آپ کے ساتھ ہوں۔“ آمن گہری سنجیدگی سے بولا

”میں چاہتی ہوں تم اب نروان سے ملو، اس بارے میں اس سے بات کرو، وہ اپنے بنائے گئے دائرے سے باہر نہیں نکل سکتا مگر میں اپنی بیٹی کے لیے اب کانٹوں پر بھی چلنے کو تیار ہوں، کم از کم یہ تو ممکن ہو سکتا ہے کہ میں اور نروان اسے ایک مکمل گھر کی خوشی دے سکیں۔۔۔، تم نروان سے مل کر بات کرو، کوئی درمیانی راستہ نکالو۔“ حنہ کی پر امید نظروں اور التجائی لہجے پر وہ چند لمحوں تک خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور پھر سر کو اثبات میں حرکت دیتا کچھ سوچنے لگا تھا

www.kitabnagri.com

☆...☆...☆

ساحل سے دور ہٹ کر درختوں کے جھنڈ کے قریب وہ ایک درخت کے تنے سے پشت لگائے بیٹھی تھی، جھیل کی طرف سے آتی تخیل بستہ ہواؤں سے اس کا اونی سکارف میں قید چہرہ برف ہو رہا تھا، اس کی نگاہیں جھیل کی طرف منڈلاتے سفید پروں والے بگلوں کا پیچھا کر رہی تھیں کہ دور سے آتی علیا کی پکار نے اسے متوجہ کر لیا تھا

Posted on Kitab Nagri

”تم یہاں چھپی بیٹھی ہو۔۔ میں گھر کی طرف گئی، باہر ہی تمہارے ڈیڈی مل گئے تو معلوم ہوا تم یہاں ہو۔“
بولتے ہوئے علیا اس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ ”سنو! میں نے تمہارا جواب نہ دیا ہے کہ تم اس سے
ملنا چاہتی نہ ہی اس کی شکل دیکھنا چاہتی ہو۔“

”پھر کیا کہا اس نے؟“ نور ماکا لہجہ سپاٹ تھا

”کیا کہتا۔۔ اپنا سامنہ لے کر رہ گیا، میں نے بھی سختی سے کہہ دیا کہ آئندہ میرے رستے میں نہ آنا، لیکن نور ماکا
ایک بار ملنے میں کیا خرچ تھا، چار سال بعد وہ اس قابل ہو گیا ہو گا کہ تمہارا ہاتھ تمہارے ڈیڈی سے مانگ
سکے۔“

”میری اس سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ میرے خود کو کسی قابل کرتا، چار سال بعد اسے پرانی یادیں یہاں کھینچ
لائی ہیں تو اپنے آوارہ دوستوں سے ملاقاتیں کرے، مجھے تو اس کی شکل بھی یاد نہیں، نہ اس کے آنے جانے سے
کوئی غرض ہے۔“ نور ماکا کے بیزار لہجے پر علیا اس کو دیکھ کر رہ گئی
”کل ڈیڈی شہر جا رہے ہیں تمہیں کوئی چیز چاہیے تو بتا دو، وہ لے آئیں گے۔“ نور ماکا کے کہنے پر علیا چند لمحوں تک
اسے دیکھتی رہی تھی

”تم نے پوچھا کیوں نہیں اب تک ان سے کہ وہ اتنا زیادہ شہر کیوں جانے آنے لگے ہیں، ان کو تو شہر کی زندگی
سے وحشت ہوا کرتی تھی

Posted on Kitab Nagri

”میں ان سے کوئی سوال نہیں کرتی۔۔۔، بہت عرصہ گزرا، آخری بار میں نے ان سے آمن کے بارے میں سوال کیا تھا مگر وہ مجھے جواب دینا بھول گئے یا شاید وہ آمن کے بارے میں مجھ سے بات کرنا ہی نہیں چاہتے تھے، آمن کے بارے میں اگر کوئی خبر ملی بھی تو قصبے کے ان لوگوں سے جن کا شہر میں آنا جانا تھا، مگر ڈیڈی نے کبھی کسی کا ہوالہ دئے کر بھی یہ نہیں بتایا کہ وہ شہر میں خوش ہے ایک اچھی زندگی گزار رہا ہے، میں تو آج تک ان سے یہ بھی پوچھ نہیں سکی کہ وہ ہر ہفتہ کسے خط لکھتے ہیں، کس خط ہیں وہ جو پابندی سے دکان پر ان کے لیے آتے ہیں۔“

”یہ راز بھی کسی دن کھل جائے گا، تم کیوں ان خطوط کو لے کر اتنی پریشان ہو جاتی ہو۔“ اس کے مضطرب ہونے پر علیا نے تسلی دینے والے انداز میں کہا

”میں پریشان نہیں ہوں علیا۔۔۔، میں تکلیف میں ہوں، بہت پہلے سے واقف ہوں کہ ڈیڈی رابطے میں آمن سے، مگر وہ آج بھی اتنے ہی بد دل ہیں مجھ سے کہ غلطی سے بھی اس کا نام تک میرے سامنے نہیں لیتے میرے لیے یہ معمولی بات نہیں ہے کہ میری ماں کے معاملے میں ہی نہیں میرے لیے بھی ڈیڈی کی انا اور اصولوں میں کوئی لچک تک نہیں، ان کی شفقت محبت آج تقسم شدہ ہے، میں نے اس شراکت داری پر بھی سمجھوتا کر لیا، اپنے پچھتاوے کو کم کرنے کے لئے میں نے دن رات ایک کر دیئے، نورما کو مار دیا ان کے لیے آمن بننے کی کوشش کرتی رہی، مگر وہ سب کچھ محسوس کرنے کے باوجود بھی مجھے آمن کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے، ہر سوال زبان سے تو کرنا ضروری نہیں ہوتا، وہ تو میری خاموشی کو بھی سمجھ لیتے ہیں، کیا میں ان کو روک سکتی ہوں اگر وہ مجھے بتائیں کہ وہ شہر آمن سے ملنے جاتے ہیں؟ میں ان کے دل سے اسے نہیں نکال سکی تو ان کی زندگی

Posted on Kitab Nagri

سے کیسے نکال سکتی ہوں۔“ پہلی بار بہتے آنسوؤں کے درمیان بولتی وہ علیا کے سامنے خود پر قابو نہیں کر سکی تھی

”میں کسی کے لیے بھی پہلی ترجیح نہیں ہوں، ڈیڈی اپنی وجہ سے تنہا ہیں اور ماں اپنی وجہ سے، سب اپنی اپنی جگہ خاموش ہیں، ایک میں ہی محبت کے نام پر نظر انداز ہوتی رہی ہوں، میرے ماں باپ ہوں یا نریمان۔۔۔۔۔ سب کے لیے میں سب سے آخر میں رہی ہوں۔۔۔۔۔، آمن جاتے جاتے سارے حساب بے باک کر گیا، محبت کا اظہار اس نے کیا اور روگ مجھے لگ گیا، انتظار اور صبر کی اذیتوں کے درمیان یہ احساس خوش کن تھا کہ دنیا میں ایک انسان تو ایسا ہے جس کی مکمل محبت میرے لئے ہے، میں اس کی محبت کا مرکز ہوں، مگر اب انتظار، یقین سب ختم ہو چکا ہے، شہر میں ایک اچھی کامیاب زندگی چھوڑ کر وہ کیوں یہاں میرے لیے آئے گا۔۔۔ اس نے آنا چاہا بھی ہو گا تو ڈیڈی نے اسے روک دیا ہو گا۔

”ایسا مت سوچو نور ما۔۔۔ تمہیں اس قدر بدگمان نہیں ہونا چاہیے۔“ علیا نے ترحم آمیز نگاہوں سے دیکھا تھا

”میں بدگمان نہیں ہوں، بس تھک چکی ہوں، خود کو جوڑ جوڑ کر رکھنے کی کوشش میں۔۔۔، وہ جو ضرب لگا کر مجھے چکنا چور ہوتا چھوڑ گیا اس محبت کی ضربیں آج بھی مجھے توڑتی ہیں، میرا انتظار انتظار ہی رہا ہے، مجھے یقین ہے وہ پلٹ کر نہیں آئے گا، اور وہ آئے گا بھی کیوں، مجھے یہ امید رکھنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں اس اہل ہوں بھی یا نہیں۔۔۔ اور ڈیڈی۔۔۔ انہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑ رکھا ہے تو میں اس سب کے ہی قابل ہوں۔“ بے دردی سے اپنی آنکھیں خشک کرتی وہ بولی تھی

Posted on Kitab Nagri

☆...☆...☆

قصبے میں ہر سال لگنے والے اس میلے میں مقامی لوگوں سے زیادہ سیاحوں کا جم غفیر تھا، موسم بھی موافق تھا، مگر برفانی ہوائیں شروع ہو چکی تھیں، قصبے کے بازار میں سر ہی سر دکھائی دے رہے تھے، علیا نور ماکا ہاتھ پکڑے تیزی سے رستہ بناتی آگے بڑھنے کی دھن میں تھی، اسی عجلت میں نور ماکا شانہ کسی سے ٹکرایا، بگڑتا توازن سنبھالتے ہوئے اس نے اس ٹکراؤ کی وجہ کو دیکھا تب تک وہ دراز قامت شخص آگے بڑھ چکا تھا، لیکن اس شخص کو عقب سے دیکھتے ہی نور ماکے قدم جہاں تھے وہی ساکت رہ گئے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا

”جلدی چلو نور ما۔۔۔“ علیا کی گھڑکتی آواز پر وہ متوجہ ہوتی غائب دماغی سے اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی لیکن اگر وہ چند لمحے اور رکی رہتی تو ضرور دیکھتی کہ اس دراز قامت اور اخروٹی رنگ کے بالوں والے شخص نے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا ہے، میلے میں بے دلی سے اپنی دوستوں کے ساتھ گھومتے ہوئے اس کا دماغ مستقل ان اخروٹی بالوں میں الجھا رہا جو اسے بہت مانوس لگے تھے، بار بار اس نے آسن کے وہم کو جھٹکنے کی کوشش کی مگر ناکام ہی ہوتی رہی۔۔۔ کافی دیر میلے کی رونقوں میں اپنی بڑھتی وحشت اور تھکن کو برداشت کرنے کے بعد اس نے چاہا تھا کہ علیا کو بتائے بغیر چپ چاپ گھر لوٹ جائے کہ عین اسی وقت اس کی نگاہ دور اس دراز قامت سفید گرم کوٹ میں ملبوس شخص کی پشت پر ٹک گئی مگر حیران کن اور چونکا دینے والی بات یہ تھی کہ اس کے ہمراہ چلتا دوسرا شخص کوئی اور نہیں نروان تھا، وہ بس چند لمحے ششدر رہی، پھر بے اختیار اس جانب بڑھی گئی، پیچھے دوڑتی آتی علیا کی آواز اسے سنائی ہی نہیں دے رہی تھی، وہ دونوں میلے کی حدود سے نکل کر پکی سڑک

Posted on Kitab Nagri

کی جانب چلتے چلے گئے، ان کے تعاقب میں جاتی نورمانے درمیان میں کافی فاصلہ رکھا ہوا تھا، پکی سڑک شہر کو اس قصبے سے جوڑتی تھی، سڑک کے دونوں جانب کافی دور تک درختوں کے سلسلے سڑک کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، نورمان درختوں کی آڑھ میں تھی، جبکہ نروان اور وہ شخص باتوں میں مگن سڑک کے دوسرے کنارے پر چل رہے تھے، نورما کا ساتھ دیتی علیا بھی اب بالکل خاموش تھی کہ اسے اندازہ ہو گیا تھا، نورما سے کوئی بھی سوال کرنا بیکار ہے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد دوسرے کنارے پر آہستہ آہستہ درختوں کا سلسلہ ختم ہو گیا، آگے سرسبز میدان شروع ہو گیا، نورما کے قدم رک گئے۔ سڑک سے دور ہٹ کر اس میدان میں ایک بہت بڑا اور خوبصورت بالکل نیا تعمیر شدہ گھر سر اٹھائے کھڑا تھا، اس گھر کی بیرونی اونچی سفید دیواروں پر سرسبز پھولوں سے بھری بیلین پھیلیں تھیں، نروان اس شخص کے ہمراہ اس گھر کی جانب بڑھ گیا اور اگلے چند لمحوں میں وہ دونوں اس گھر کے بڑے سے آہنی دروازے کے اندر غائب ہو گئے، درخت کا سہارا لیے ساکت کھڑی نورما کو اپنے پیر بے جان محسوس ہو رہے تھے

”نورما مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا۔۔ کیا وہ واقعی آمن ہے؟ کوئی اس حد تک کیسے بدل سکتا ہے؟ نورما کے شانے پر ہاتھ رکھے علیا شدید حیرت و بے یقینی کے درمیان پوچھ رہی تھی

”علیا، کوئی سوال مت کرو، جو دیکھا ہے اسے میری خاطر بھول جاؤ۔“ وہ لرزتے لہجے میں بولی اور پھر علیا کا ہاتھ گرفت میں لیتی تیزی سے واپس کے لیے قدم بڑھا گئی تھی

☆...☆...☆

Posted on Kitab Nagri

کچھ دیر تک کمرے کی دہلیز پر رکی کام میں مصروف نروان کو دیکھتی رہی پر سوچ نظروں سے اور پھر ہاتھ پشت کی جانب کیے وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کی سمت چلی آئی، ٹیبل پر پھیلے کپڑے پر مہارت سے قینچی چلاتے نروان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا

”کیا بت ہے نور ما کچھ کہنا ہے تم نے؟“ قینچی رو کے بغیر نروان نے پوچھا

”کچھ دینا ہے آپ کو۔“ وہ بولی تھی

”کیا دینا ہے؟“

”وہی چیز جسے آپ مجھ سے چھپا کر رکھتے رہے، لیکن آج اتفاق سے وہ میرے ہاتھ میں آگئی۔۔۔، آپ کا خط۔“ سپاٹ لہجے میں بولتے ہوئے اس نے لفافہ نروان کے سامنے رکھ دیا، جس کے ہاتھ میں قینچی یک لخت ساکت ہو گئی، بند لفافے سے نگاہ ہٹا کر اس نے نور ما کو دیکھا

”بے فکر رہیں میں نے لفافہ نہیں کھولا، آپ نے مجھے امانت میں خیانت کرنا نہیں سیکھایا۔“ بات ختم کرتی وہ جانے کے لیے پلٹ گئی تھی

www.kitabnagri.com

”نور ما۔۔۔“ نروان کی پکار سے اس کے قدم رکے تھے۔ ”نور ما! یہ خط۔۔۔ دراصل۔۔۔ میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ۔۔۔“ نروان کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہنا مناسب ہو گا۔

”کوئی وضاحت نہ دیں۔۔۔ آپ ہی تو کہتے ہیں ہر انسان کو اپنی مرضی سے جینے کا اور فیصلے کرنے کا حق ہے۔۔۔، اس لیے مجھے پتہ ہے کہ نہ مجھے آپ کے معاملات میں دخل دینے کا اختیار ہے نہ آپ کو کوئی وضاحت

Posted on Kitab Nagri

دینے کی ضرورت ہے، آپ اپنی بیوی سے رابطہ رکھیں یا آمن سے، آپ کی مرضی ہے۔“ وہ سرد لہجے میں بولی تھی

”تم۔۔۔ آمن کا ذکر کیوں کر رہی ہو؟“ نروان چونکا تھا

”جو موجود ہے اس کا ذکر کیوں نہ کروں اس کا ذکر نہ کرنے سے کیا اس وجود ختم ہو جائے گا آپ کی زندگی سے؟“ کیا حقیقت بدل جائے اس کا ذکر نہ کرنے سے؟ یہ غلط فہمی آپ کو رہی ہے مگر مجھے کبھی نہیں رہی۔“ اس کے سپاٹ لہجے پر نروان خاموش رہا جبکہ وہ مزید کچھ بولے بغیر کمرے سے نکل گئی۔

☆...☆...☆

اس کی اداس بھنور آنکھیں باہر گرتی برف کے منظر میں بھٹک رہی تھی، رات کا اختتام ہو چکا تھا مگر سرف ٹھٹھرتی دھند صبح کے اجالے کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھی، گرم شال کاندھوں پر ڈال کر اس نے ایک نظر سوئے ہوئے نروان کو دیکھا اور پھر دبے قدموں گھر سے باہر نکل گئی، آہنی باڑھ کا دروازہ بھی اس نے مقفل نہیں کیا بس اچھی طرح بند کرنے کے بعد روئی کے گالوں کی طرح برستی برف کی دھند میں آگے بڑھتی چلی گئی، قصبے کے باہر پکی سڑک تک ابھی زندگی بیدار نہیں ہوئی تھی، گہرے سناٹے میں وہ تیز قدموں سے سڑک کے کنارے آگے بڑھ رہی تھی فاصلہ کم نہیں تھا مگر ذہنی انتشار اور الجھی سوچوں کے درمیان کب کس وقت طے ہو گیا اسے اندازہ نہیں ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

اونچے سفید آہنی گیٹ کو ایک بار اس نے پھر تھپتھپایا، انتظار رائیگاں نہیں گیا، کھلتے نیم دروازے سے ایک اجنبی شخص اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا

”مجھے اندر آنا ہے راستہ چھوڑو۔“ اس کے استحقاق بھرے لہجے میں اس شخص نے حیرت سے اسے سر سے پیر تک دیکھا تھا

”ہو کون تم؟ مجھے اجازت نہیں اس طرح کسی کو بھی منہ اٹھا کر اندر جانے دینے کی۔۔۔“

”نور مانا ہے میرا اور مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں اب ہٹو سامنے سے۔۔“ وہ سخت ناگوار لہجے میں بولی تھی

”ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے۔۔، انتظار کر سکتی ہو تو کر لو میڈم ابھی اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہیں۔“ گیٹ کیپر بیزاری سے بولتا ہوا گیٹ بند کر چکا تھا، نور ما کے حلیے سے ہی وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ یہیں کہیں سے آنے والی کوئی دہاتی لڑکی ہے سو اس کے رعب میں نہیں آیا، دوسری جانب بند دروازے کو تکتی وہ جانے کتنے لمحوں تک پتھر کا بت بنی رہی تھی

www.kitabnagri.com

”میڈم۔۔ کیا وہ شادی کر چکا ہے۔“ اس کا دماغ اس کے سوچ کے آگے ماؤف ہو رہا تھا

”نہیں۔۔۔ یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔“ لب بھینچتے وہ خود کو سنبھالتی آگے بڑھی اور دونوں ہاتھوں سے آہنی گیٹ دھڑ دھڑانا شروع کر دیا، گیٹ کیپر نے اسے برا بھلا ضرور کہا مگر اس کے اندر گھسے چلے جانے کی کوشش کو روکنے میں ناکام ہو گیا، اسے دھکیلتی وہ چند قدم ہی اندر گئی تھی کہ گیٹ کیپر نے اس کا بازو پکڑ کر روک لیا

Posted on Kitab Nagri

”چھوڑو مجھے، جب میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ مجھے آمن سے ملنا ہے کسی میڈم سے نہیں تو۔۔“

”وہ تم سے نہیں ملنا چاہتے، کیا تمہیں سنائی نہیں دیتا۔“ گیٹ کیپر اسے واپس گیٹ کی طرف لے جانے کی کوشش میں جھنجھلایا تھا

”میں اس سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی۔“ غرا کر ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑاتی وہ پلٹی تھی کہ یکدم ساکت ہوئی، کسی دیوار کی طرح کھڑے اس شخص کے فراخ سینے سے نگاہ اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھنے کے لیے نورما کو اپنا سر کافی اٹھانا پڑا تھا، اگلے ہی پل وہ رکی سانس کے ساتھ ایک قدم پیچھے ہٹ گئی تھی، مانوس چہرے پر چھائی کرخت سے سرد مہری اور آنکھوں سے جھلکتی اجنبیت نے نورما سارا اعتماد ختم کر ڈالا تھا، سانس روکے وی بس ایک ٹک اسے ہی دیکھتی رہ گئی تھی

”باہر شور شرابا کرنے کے بعد اب یہ زبردستی اندر چلی آئی، میں نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی مگر۔۔“

گیٹ کیپر نے اپنی صفائی پیش کرنا شروع کی

”لگتا ہے تمہیں اپنی نوکری عزیز نہیں۔“ نورما کی آنکھوں میں ہی دیکھتا وہ سخت لہجے میں بولا تھا

”اس لڑکی کو باہر رستہ دکھاؤ یہ مجھے دوبارہ یہاں دکھائی نہ دے۔“ اس کے بھاری کرخت لہجے اور آنکھوں سے برستی چنگاریوں نے نورما کو لمحوں میں جلا کر بھسم کر ڈالا تھا، لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہرے کے ساتھ ولہ اس کو دیکھ رہی تھی، جو اس پر نگاہ ہٹاتا جانے کے لیے پلٹ گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

”تم آمن نہیں ہو۔“ نورما کی لرزتی آواز پر وہ رکا تھا۔ ”تم آمن نہیں ہو سکتے، من کبھی کم ظرف نہیں ہو سکتا، اگر تم آمن ہو تو مجھے ابھی اور اسی وقت مر جانا چاہیے۔“ الٹے قدموں پیچھے ہٹی وہ کانپتے لہجے میں بولی اور اگلے ہی پل سرعت سے پلٹ کر وہ آہنی گیٹ کی طرف بھاگتی چلی گئی تھی، جبکہ وہ اپنی جگہ سپاٹ نظروں سے اسے گیٹ سے باہر نکلتا دیکھتا رہا تھا

قصبے میں داخل ہو کر اس کے بھاگتے قدم رکے تھے، شکستہ قدموں سے چلتے ہوئے خود بخود اس کا رخ علیا کے گھر کی سمت ہو گیا، یہ اتفاق ہی تھا کہ علیا گھر سے باہر ہی کھڑی کسی شخص سے بات کر رہی تھی، اپنی سمت آتی نورما کی نڈھال حالت اور زرد چہرے کو دیکھتی وہ تشویش سے اس کی طرف آئی تھی

”نورما تم ٹھیک تو ہو؟ کہاں سے آرہی ہو؟“ علیا کے سوالوں کے درمیان پر وہ اجنبی شخص بھی ان دونوں کے قریب آگیا، نورما کو اس کا چہرہ مانوس لگا تھا

”نورما! یہ نرمیان ہے۔ کیا تم نے اس کو پہچانا نہیں؟“ علیا نے حیرت سے پوچھا

”مگر میں تمہیں ہزاروں لوگوں کے درمیان بھی پہچان سکتا ہوں نورما، تم آج بھی بالکل ویسی ہی دلکش اور حسین ہو جیسی چار سال پہلے تھیں، جب آخری بار میں نے تمہیں دیکھا تھا۔“ نرمیان جھپنی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا

”نورما! تم بروقت آئی ہو، نرمیان تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہے، اس کی بات سن کر میری طرح تم بھی حیران رہ جاؤ گی۔“ علیا نے کہا تھا

Posted on Kitab Nagri

”نورما! میں گزری باتیں دہرانہ نہیں چاہتا، میں شرمندہ ضرور ہوں کہ اپنی باتوں پر قائم نہیں رہ سکا، میں دوبارہ تم سے نہ مل سکا اس کی بڑی وجہ تمہارے ڈیڈی ہیں، انہوں نے مجھ سے اور میرے ماں باپ کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہ تمہاری شادی آمن سے ہی کریں گے، یہ میری غلطی ہے کہ مایوسی کی وجہ سے تمہیں آگاہ کرنا چاہیے تھا، جانتا ہوں کہ اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں آمن مجھ سے لاکھ درجہ اہلیت رکھتا ہے، وہ مجھ سے زیادہ کامیاب بھی ہے، شہر میں کئی بار اس سے ٹکراؤ ہوا مگر کبھی ہمت نہیں ہوئی اس کی طرف بڑھنے کی، کیونکہ ہر بار وہ مجھے دیکھ کر نظر انداز کرتا رہا ہے، وہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہے۔ لیکن میں علیاس سے یہ سن کر حیران ہوں کہ تم گزرے چار سالوں میں آمن سے بے خبر رہی ہو۔۔۔۔“

”نہیں، میں تھوڑا بہت تو جانتی ہوں۔“ وہ بمشکل بول سکی تھی

”تھوڑا بہت۔۔۔ نرمیان نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔“ نورما میں اسے کئی بار تمہارے ماں باپ کے ساتھ شہر میں دیکھتا رہا ہوں۔“

”میری ماں۔۔۔“ نورما ششدر رہ گئی تھی۔ ڈیڈی پر مجھے حیرت نہیں لیکن میری ماں اس کے ساتھ کیسے نظر آسکتی ہیں؟“

اب یہ سوال تو تمہیں اپنے ڈیڈی سے کرنا چاہیے۔“ نرمیان نے کہا۔ ”ویسے میرا اندازہ تو یہی ہے کہ وہ شہر میں تمہاری ماں کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ تمہارے ڈیڈی ان کے سوا اسے کس کے پاس بھیج سکتے تھے۔“ نرمیان بول رہا تھا، جبکہ اسے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے سے اس کی کیفیت کا علیا کو اندازہ ہو گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

”نریمان! مجھے نورما سے کچھ بات کرنی ہے، ہمیں جان ہو گا۔“

”ضرور، پھر ملاقات ہو گی تم دونوں سے۔“ نریمان مسکراتی نگاہ ان دونوں پر ڈال کر آگے بڑھ گیا جبکہ علیا ریزی سے برف کی طرح سرد ہوتا ہاتھ پکڑے اپنے گھر کی طرف اسے لے گئی تھی

☆...☆...☆

تھکے تھکے قدموں سے وہ اپنے گھر میں داخل ہونا چاہتی تھیکہ آدھ کھلے دروازے سے آتی مانوس آواز نے اس کے قدم ساکت و جامد کر ڈالے تھے

”تم نے اب تک نورما سے میرے اور اپنے بارے میں بات کیوں نہیں کی، تم اگر اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو مجھے اجازت دو، وہ میری بیٹی ہے، میری بات سنے گی، سمجھے گی، آمن کے بارے میں اگر ہم نے نورما سے حقیقت چھپا کر رکھی تھی تو اس کی سب سے بڑی وجہ نورما تھی، مگر اب سب کچھ بدل چکا ہے۔“ حنہ کی آواز صاف طور پر اس کی سماعتوں تل پہنچ رہی تھی۔ ”تم خود ہی تو کہتے ہو کہ ہماری بیٹی میں بہت مثبت تبدیلیاں آچکی ہیں، ہمیں اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے، میری خواہش کے مطابق آمن نے قصبے سے باہر گھر تک بنالیا ہے تاکہ میں اور تم مل کر نورما کو ایک مکمل گھر کا سکھ دے سکیں، نروان! میں نے اپنا سب کچھ نورما اور آمن کے نام کر دیا ہے، میں اپنی آخری سانس تک تمہارے نورما کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں، اب ہم عمر کے اس حصے میں ہیں جس میں ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے، ہمیں رشتوں کو نبھانے کا سلیقہ کبھی نہیں آسکا، مگر اب ہم کو شش تو کر سکتے ہیں، نورما کے لیے اس خوشی سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ وہ اپنے ماں باپ کو ایک چھت ایک ساتھ دیکھ سکے۔“

Posted on Kitab Nagri

”حنہ! میرے لیے واقعی آسان نہیں ہے نور ما کو تمہارے اور اپنے ارادوں سے آگاہ کرنا، جو اس نے ہمیشہ مجھ سے اور تم سے چاہا، اس سے نظر چرائے رکھنے کے بعد بہت مشکل ہے اس کے سامنے یہ اعتراف کرنا کہ ہماری طرح اس کی زندگی کے بھی کئی سنہری ماہ و سال ہمارے غلط فیصلوں کی نظر ہوئے ہیں، میں تمہیں مورد الزام نہیں ٹھہراؤں گا مگر میں نے فیصلہ کرنے میں بہت دیر کر دی ہے، تم ہی مجھے بتاؤ میں کس طرح اسے اپنے اور تمہارے لیے بات کروں؟ کس طرح اسے وضاحت دوں کہ وہ۔۔۔۔۔“ مضطرب لہجے میں بولتا نروان اس وقت خاموش ہو گیا جب نور ما گھر میں داخل ہوئی تھی

”مجھے کوئی وضاحت دینے کے لیے فکر مند نہ ہوں ڈیڈی، آپ دونوں کی کوئی وضاحت میں ان محرمیوں کا ازالہ نہیں کر سکتی جو آپ دونوں کی وجہ سے میرے حصے میں آئیں ہیں، آپ دونوں اپنی وجہ سے اپنے غلط فیصلوں کہ وجہ سے الگ ہوئے تھے، آج ایک دوسرے کے ساتھ ہیں تو وہ بھی صروف اپنے لیے، میرے لیے نہیں پھر مجھے کوئی وضاحت مانگنے یا سوال کرنے کا خوئی حق کیسے ہو سکتا ہے؟“ اس کے سر د لہجے پر نہ نروان کچھ بول سکا اور نہ ہی حنہ۔ ”نہیں، یہ میں آپ دونوں شرمندہ کرنے لیے نہیں کہہ رہی، نہ ہی میں آپ دونوں کے پچھتاؤں کو ہوا دینا چاہتی ہوں، میں تو بس یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ میں آپ کی زندگی میں، میں کہاں پر ہوں؟ مجھے سے لاکھ درجہ بہتر تو آمن ہے جو برابر آپ دونوں کی محبت اور توجہ کا حق دار ٹھہرا ہے، میں تو صرف آپ دونوں کی غلطیوں اور غلط فیصلوں کا جیتا جاگتا ایک ثبوت بن کر رہ گئی ہوں۔“ سپاٹ نظروں سے ان دونوں دیکھتی وہ جانے کے لیے پلٹ گئی

”نور ما! میری بات تو سنو۔۔۔۔۔“ حنہ تڑپ اٹھی تھی

Posted on Kitab Nagri

”ماں! ابھی میں کوئی بات کہنا، سننا نہیں چاہتی، تنہا رہنا چاہتی ہوں کچھ وقت، میرے پیچھے مت آئے گا۔“
بو جھل لہجے بولتی وہ دہلیز پار کر گئی

☆...☆...☆

جانے کس کی جستجو میں وہ دبیز برف میں دھنستے قدموں کے باوجود بغیر رکے دوڑتا جا رہا تھا، تخیل بستہ برفانی ہواؤں کے جھکڑ رگوں میں لہو منجمد کرنے والے تھے مگر وہ موسم کے کڑے تیوروں سے بے نیاز انچائی کی جانب بڑھتا جا رہا تھا اس کے قدم برف سے ڈھکی عمودی چٹانوں تک جا کے تھے بے ترتیب سانسوں کے درمیان اس کی متلاشی نظریں نشیب میں پھیلی جھیل اور اس کے کنارے پر بھٹک رہی تھی، جھیل کی سطح برف بن کر جم چکی تھی اور کنارے پر برف کی سفید چادر نے سبز گھاس کو مکمل چھپا لیا تھا، یک لخت اس کی بھٹکتی نظریں جھیل کی جی سطح پر اس جانب ساکت ہوئیں جہاں کسی سرخ رنگ چیز کی جھلک نے اس کی دھڑکنوں کو روکا تھا، اگلے ہی لمحے وہ برف پر پھسلتا، گرتا پڑتا نیچے جا رہا تھا، جھیل کی ٹھوس مضبوط سطح پر کچھ دیر پہلے گرنے والی برف کی ہلکی سی تہہ پر اس کے بھاری جوتے نشان چھوڑتے جا رہے تھے، بدھوا سی میں شدید وحشت زدہ نظروں سے جھیل کی سطح کچھ ڈھونڈ رہا تھا

”مجھے ابھی اور اسی وقت مر جانا چاہیے۔“ ایک آواز اس کے ارد گرد مسلسل گونجتی جسم سے روح کھینچ رہی تھی، یکدم اس کے قدموں کے ساتھ اس کی وحشت بھری آنکھیں بھی جھیل کی سطح پر ساکت ہوئیں اگلے ہی

Posted on Kitab Nagri

پل وہ گھٹنوں کے بل گرا تھا، تیزی سے اس نے دونوں ہاتھوں سے برف کی تہہ کو طے کو سطح سے ہٹانا شروع کیا، واضح ہوتے ایک چہرے نے اسے کسی اندھی کھائی میں دھکیل دیا تھا

”نورما۔“ اس کی کرب ناک پکار فلک شگاف تھی، کوئی کند چھری اس کی گردن میں اترتی جا رہی تھی، جھیل پر برف کی سخت بھاری تہہ کے نیچے سرخ لبادے میں اس کا حسین پیکر پتھر کی طرح ساکت و جامد تھا اس کے برف کی طرح سفید چہرے اور کھلی ہوئی گہری سیاہ آنکھوں میں زندگی کی ہلکی سی رمت تک باقی نہ تھی

وہ جنونی ہوتا پانگلوں کی طرح برف کی سخت سطح کو اپنے ہاتھوں سے توڑنے کی دیوانہ وار کوشش کر رہا تھا مگر کب تک۔۔۔ برف پر اس کے ہاتھوں ضربوں کا کوئی اثر نہ ہوا تھا، اس کے بازوؤں سن اور شل ہوتے بے جان ہو گئے تھے، ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اس کی پہنچ سے بہت دور تھی، بہت دور جا چکی تھی، اس کی آنکھوں سے درد کا سمندر ابل پڑا تھا، اوندھے منہ گرا وہ گھٹ گھٹ کر روتا نورما کی ساکت آنکھوں میں دیکھ رہا تھا، اس کی آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھنے کی حسرت اب کبھی پوری نہیں ہو سکتی تھی مگر اس کے قریب آخری سانس لینے کی خواہش تو پوری ہو سکتی تھی، سطح پر اپنے ہاتھ پریشانی رکھے وہ برسی آنکھوں سے ایک ٹک نورما کے بے جان نقوش کو دیکھ رہا تھا، برف کی عفت جو کبھی اسے پچھاڑ نہ سکی تھی آج اس طرح منہ کے بل گرا چکی تھی کہ وہ قدموں پر اٹھنے کے قابل نہ رہا تھا، برف ایک بار پھر گرنا شروع ہو چکی تھی، جھیل کی جمی ہوئی سطح کے نیچے اور سطح کے اوپر دو وجود بے حس و حرکت تھے جبکہ برف کی شدت میں ماضی اضافہ ہوتا جا رہا تھا

ایک جھٹکے سے اٹھتا وہ کچھ دیر تک اسی خواب کے زیر اثر وحشت ناک نظروں سے اپنے ارد گرد کے ماحول کو پہچاننے کی کوشش کرتا رہا تھا، دم جیسے گھٹ رہا تھا، گہری سانس بھر کر اس نے سر ہاتھوں میں تھام لیا

Posted on Kitab Nagri

”مجھے ابھی اور اسی وقت مر جانا چاہیے۔“ کانوں میں گو نجی نورما کی آواز دل مٹھی میں جکڑ گئی، بجلی کی سی تیزی سے صوفے پر پڑا گرم کوٹ اٹھاتا وہ دوڑتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا، ہلکی ہلکی بر فباری کا سلسلہ جاری تھا۔ جو کسی بھی وقت طوفان کی شکل اختیار کر سکتا تھا ایسے میں وہ دیوانہ وار برف سے الٹی عمودی چٹان سے گرتے پڑتے اترتا نیچے پہنچا اور بنا کچھ سوچے سمجھے جھیل کی جم کر سخت ہو جانے والی سطح پر دوڑتا چلا گیا، اس کی وحشت زدہ نظریں جھیل کی سطح سے پانی میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں، دوسری جانب وہ جو درختوں کی آڑھ میں بیٹھی دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، بری طرح ہول کھا کر جھیل کی طرف دوڑی آئی اسے روکنے کیونکہ جھیل سطح جم کر ابھی اتنی سخت اور مضبوط نہیں ہوئی تھی کہ اس کے اوپر بھاگ دوڑ لگائی جائے

”آمن۔۔۔“ وہ حلق کے بل چیخی تھی جبکہ ہو اس باخنگی میں دوڑتا آمن اس پکار پر یکدم ساکت ہوا، کنارے پر موجود نورما کو دیکھتے ہوئے اس پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہوئی تھی تب ہی قدموں تلے جھیل کی چٹختی سطح نے اسے متوجہ کیا اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتا تو تھی سطح پر اس کا توازن بگڑا اور ایک پیرتخت بستہ پانی میں آدھا اتر گیا اس کے بگڑتے توازن پر نورما حلق کے بل چیختی کو د بھی جھیل کی سطح پر آگئی

”رک جاؤ، واپس پیچھے جاؤ۔ آگے مت آنا۔“ آمن کی بلند دھاڑ پر اس کے قدم رکے تھے، واپس پیچھے ہٹتے ہوئے اس کا دل لرز رہا تھا

”آمن! تم خطرے میں ہو، مجھے آنے دو، تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے۔“

”نہیں ہے مجھے تمہاری ضرورت، اگر تم نے قریب آنے کی کوشش کی تو میں خود پانی میں اتر جاؤں گا۔“ وہ ایک بار پھر دھاڑتا اس کی آواز بند کر گیا تھا، شدید بے چینی اور اضطراب میں مبتلا وہ اسے دیکھ رہی تھی جس نے

Posted on Kitab Nagri

جھیل کی سطح پر کھڑے رہنے کی مزید کوئی بے وقوفی نہیں کی تھی، سینے کے بل رینگتا وہ دھیرے دھیرے کنارے کی سمت آرہا تھا، نورما کی جان میں جان آئی تھی، اس کے کنارے پر آنے سے پہلے ہی وہ بے اختیار آگے بڑھی اور اسے اٹھتے دیکھ کر فوراً اسے سہارا دینے کے لیے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تھے

”چھوڑو ہاتھ، دور رہو، ہاتھ مت لگاؤ مجھے تم۔“ اس کے ہاتھ جھٹکتا وہ اس طرح طیش میں اس پر دھاڑا کہ دہل کر پیچھے ہٹی وہ سانس لینا بھول گئی تھی

”کسی عفریت کی طرح تم نے آج تک میرے دل، دماغ کو میری روح کو اپنے شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے تمہارے دھتکار دیئے جانے کے باوجود میں آج تک تمہارے حصار سے نہیں نکل سکا ہوں، میں برف کے ان گمنان جزیروں تمہارے ہاتھ ملیا میٹ ہونے نہیں آیا تھا۔“ ایک جھٹکے سے اس کے شانوں اپنی سخت گرفت میں جکڑتا وہ مشتعل آواز میں بول رہا تھا جبکہ نورما سانس روکے اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھتی ساکت تھی۔ ”تمہاری سائے سے بھی دور بھیج دیئے جانے کے باوجود گزرے چار سالوں میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا جب تمہاری یاد کی اذیتیں مجھ پر نہ اترتی ہوں، میں نے تم سے محبت کی تمہیں عزت دی، عقیدت کی، مگر تم سے اذیت اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ملا، مجھے کچھ چاہیے بھی نہیں تھا، اذیت کے سوا تم کسی کو دے بھی کیا سکتی ہو۔“ بھنچے لہجے میں بولتا وہ گرفت اس کے شانوں سے ہٹاتا پیچھے ہوا تھا۔ ”میں کم ظرف نہیں ہوں، اگر ہوتا تو آج اپنے گھر میں تمہیں دیکھ کر تم سے ہی سلوک کرتا جس کی تم مستحق تھی مگر۔۔۔۔“ بھڑکتے لہجے میں بولتا وہ ایک پل کو خاموش ہوا تھا۔ ”دنیا میں کوئی مرد مجھ سے احمق نہیں ہوگا، مجھے لگا تھا شہر میں ایک عرصہ گزرنے کے بعد میرا دل بہت مضبوط ہو گیا مگر۔۔۔ آج جب تمہیں اپنے مقابل دیکھا تو دل سینے سے نکل کر تمہارے

Posted on Kitab Nagri

قدموں میں بچھنے کے لیے بے تاب تھا، یہ ایک لمحے کا ادراک مجھے وہیں لے جا کر کھڑا کر چکا ہے جہاں سے میں نے سفر شروع کیا تھا۔ ”نورما کی طرف دیکھتا وہ زخم خوردہ لہجے میں بولا تھا۔“ تم نے ٹھیک نہیں کیا میرے ساتھ نورما۔۔ تمہارے لیے کتنا آسان تھا اس انسان کے جذبات کو مجروح کرنا اس انسان کی روح کو مسخ کر دینا جو دل میں تمہاری محبت چھپائے تمہارے دیئے گئے آنسوؤں کو پیتا رہا، گزرے چار سالوں میں میرا رواں دواں منتظر ہی رہا ایک بار تو پکارا ہوتا مجھے، ایک بار تو طلب کیا ہوتا مجھے، میں سر کے بل چلا آتا۔۔ مگر میں اس قابل کبھی نہیں ہو سکا، دنیا میں کوئی مقام حاصل کرنا مشکل نہیں، مشکل ہے تو کسی کے دل میں مقام حاصل کرنا، تمہاری نفرت اور تم سے ملنے والی در بدری کی سزا جھیلنے ہوئے شاید میں بہت پہلے ہی مر چکا ہوتا اگر تمہارے ماں باپ میرے ساتھ نہ ہوتے، تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہارے پاس اتنی محبت کرنے والے ماں باپ ہیں اور یہ تمہاری بد قسمتی ہے کہ وہ ماں باپ تم سے ڈرتے ہیں، وہ تم سے میرے بارے میں سب چھپاتے رہے کہ کہیں تم ان کی محبت میں شک نہ کرنے لگو، کہیں ان سے بدگمان نہ ہو جاؤ، وہ اپنے دل کی بات بھی آج تمہیں بتاتے ہوئے ڈرتے ہیں، یہ تمہارے لیے شرم کا مقام ہونا چاہیے، کسی کی نہ سہی مگر ان کی تو قدر کرو، کم از کم ان کو محبت کے بدلے محبت دے سکتی ہو تم۔“ گھمبیر لہجے میں بات کرتا وہ جھیل کی وسعتوں پر نگاہ دوڑا رہا تھا، ہلکی ہلکی برف اب بھی گر رہی تھی، شام کا ملگجا اندھیرا آہستہ آہستہ ہر سمت چھا رہا تھا، نظر اٹھا کر نورما نے اس کی چوری پشت کو دیکھا اور پھر وہاں سے جانے کے لیے خاموشی سے پلٹ گئی تھی، آمن چند لمحوں تک اسے دور جاتا دیکھتا رہا اور پھر گہری سانس بھرتا بو جھل قدموں سے اس کے پیچھے ہی قدم آگے بڑھا دیئے تھے

Posted on Kitab Nagri

☆...☆...☆

”وہ کسی فیصلے تک نہیں پہنچی ہے، یقیناً وہ ہم سب سے ناراض ہے، اسی لیے تو تھکن کا کہہ کر سو گئی ہے، کھانا کھانے کے لیے بھی نہیں جاگی۔“ رات کے کھانے کے دوران حنہ تاسف سے بولی تھی

”ماں! اسے کوئی فیصلہ نہیں کرنا بلکہ حقیقت کو قبول کرنا ہے اور اس کے لیے اسے کچھ وقت چاہیے، آپ فکر مند نہ ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔“ آمن نے اسے تسلی دی

”آمن ٹھیک کہہ رہا ہے اسے یہ سب قبول کرنے میں وقت لگے گا اور اگر ناراض ہے بھی تو اس کی سب سے بڑی وجہ آمن ہی ہے لہذا اب یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ جلد از جلد نورما کو راضی کرے۔“ نروان کے پرسکون لہجے پر آمن بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ گہری ہوتی رات کے سات برفانی ہواؤں اور برف کا طوفان شدت اختیار کر تا گیا تھا، باہر تند و تیز ہواؤں کا شور تھا مگر تہہ خانے میں گہری پرسکون خاموشی پھیلی تھی، آتش دان میں سلگتی آگ کی حرارت نے فضا کو پر حدت کیا ہوا تھا، اچانک ہی وہ نیند سے جاگی، پہلی نظر اپنے قریب سوئی حنہ پر پڑی، چند لمحوں تک وہ محبت بھری نظروں سے اپنی ماں کے مہربان چہرے کو دیکھتی رہی اور پھر اپنے ارد گرد نظر دوڑائی، آتش دان کے دوسری طرف اس کی نگاہیں ساکت ہوئیں، جانے کتنی بار وہ آمن کے وہم کو اسکی مخصوص جگہ پر دیکھتی رہی تھی، مگر آج وہ مجسم حقیقت بنا اپنے فرشی بستر پر موجود گہری نیند سوراہا تھا، آتش دان کی رنگ بدلتی روشنی میں اس کے مضبوط چہرے کے نقش بہت روشن اور معصوم دکھائی دے رہے تھے، چمکتے ہوئے نرم اخروٹی بال کشادہ پیشانی پر بکھرے آتے بہت اچھے لگ رہے تھے، جانے کب تک وہ یونہی ٹکٹی باندھے اسے دیکھتی رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

صبح وہ جلد بستر سے نکل آئی تو حنہ بھی اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے لیے ناشتہ تیار کرنے ساتھ آگئی
”مجھے دکان پر جانا ہے ابھی، کچھ کپڑے رکھے ہیں سلائی کے، آج ہی ان کو تیار کرنا چاہتی ہوں۔“ وہ ناشتے کے
دوران حنہ سے مخاطب تھی

”اپنے ڈیڈی کے جاگنے کا انتظار کر لو، ان کے ساتھ ہی چلی جانا اور کیا ضروری ہے تمہارا جانا؟ میں تمہارے بغیر
یہاں کیا کروں گی؟ حنہ کچھ ناراضگی سے بولی تھی

”آپ ڈیڈی کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں کیا یہ زیادہ اچھا نہیں؟“ نورمانے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا
”نہیں، تم بھی میرے ساتھ ہوگی تو زیادہ اچھا ہو گا۔“ حنہ نے کہا تھا

”میں جلدی جاؤں گی۔ کام زیادہ نہیں دکان پر، جلدی ختم ہو جائے گا۔ آپ ابھی یہیں رکھیں گی ناں؟“

”میں تب تک یہی ہوں جب تک تم بخوشی ہمارے نئے گھر میں جانے کے لیے راضی نہیں ہو جاتیں۔“ حنہ
بغور اس کو دیکھتی بولی جو اباؤہ بس خاموش رہی تھی

www.kitabnagri.com

بڑی توجہ کے ساتھ وہ کپڑوں کی سلائی میں مصروف تھی باہر بازار میں چہل پہل اور شور و غل معمول کی طرح
تھی، بر فباری بھی ابھی تھی ہوئی تھی، وہ اپنے کام میں منہمک تھی جب اچانک علیا کی آمد ہو گئی

”تم یہاں کیسے؟ کوئی ضروری بات؟“ نورمانے تاثرات سے بھانپ گئی تھی

”تمہیں ساتھ لے جانے آئی تھی، مگر تم یہاں تنہا ہو۔“

Posted on Kitab Nagri

”ماں گھر پر ہیں ڈیڈی شاید آج نہ آئیں۔“

”واقعی۔“ علیا نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔ ”اور آمن؟“

”ہاں وہ بھی گھر پر ہے۔“ اس نے بتایا

”اور تم مجھے اتنی بڑی بات یوں بتا رہی ہو جیسے کوئی معمولی بات ہو، حد ہوتی ہے نورما۔“ علیا نے خستہ ناک نظروں سے اسے گھورا تھا

”تم بتاؤ، مجھے اپنے ساتھ کہاں لے جانا چاہتی تھی؟“ وہ موضوع بدل گئی تھی

”کہیں نہیں، یہاں صرف تم اکیلی ہو تو یہی بات کر لیتی ہوں۔۔۔ دراصل نریمان کو تم سے بات کرنی ہے بہت ضروری۔۔۔ وہ باہر رکا ہے، بلالوں اسے اندر؟“

”ہرگز نہیں مجھے اس سے کوئی بات نہیں کرنی، ڈیڈی کسی بھی وقت یہاں آسکتے ہیں، اسے یہاں دیکھ کر وہ۔۔۔“

www.kitabnagri.com

”نورما، تم غلط سمجھ رہی تو، وہ صرف اپنے اور میرے بارے میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہے۔“

”کیا مطلب ہے تمہارا؟“ نورما نے حیرانگی سے اس کی بات کاٹی تھی

”وہ خود تمہیں سمجھا دے گا، رکو میں اسے بلاتی ہوں۔“ علیا تیزی سے باہر گئی

Posted on Kitab Nagri

علیا! اسے یہاں مت بلاؤ، ڈیڈی کو معلوم ہو جائے گا تو۔۔۔“ نورما اسے روکنے کے لیے سرعت سے آگے بڑی، مگر علیا ان سنی کر گئی۔ علیا کی بات الجھی وہ شش و پنج میں مبتلا کھڑی تھی کہ علیا واپس آگئی ساتھ نریمان بھی تھا، ”نریمان! تم باہر جاؤ مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی۔“ نورما ناگواری سے اسے باہر جانے کا اشارہ بھی دے گئی

”میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا، بس میری بات سن لو، میں چلا جاؤں گا۔۔۔“

”مگر میں یہاں تمہاری کوئی بات نہیں سن سکتی، ڈیڈی کسی بھی وقت یہاں آسکتے ہیں۔۔۔“

”تو اچھا ہے، ان کے سامنے ہی بات ہو جائے گی۔“ نریمان کی ڈھٹائی پر اسے غصہ آیا تھا

”میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ دکان سے باہر نکل تو نکل جاؤ۔۔۔“

”نورما! علیا کی خاطر ہی میری بات سن لو۔“ نورما نے ہاتھ پکڑا تو وہ التجائی لہجے میں بولا تھا

”علیا کو درمیان میں مت لاؤ میں کہتی ہوں نکلو باہر۔“ وہ چیخی تھی

”جب تک تم میری بات نہیں سنو گی، میں تمہارے ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔“

”تمہارا دماغ تو خراب نہیں، چھوڑو مجھے اور باہر نکلو۔“ مشتعل ہوتی یکدم وہ اس لمحے خاموش ہو گئی جب آمن

کو اس نے دکان میں داخل ہوتے دیکھا، اگلے ہی پل وہ ہق دق رہ گئی کہ آمن بھڑک کر نریمان پر جھپٹا تھا، اس

کے دوسرے ہی گھونسنے پر نریمان چاروں کانے چت پڑا تھا، اس کا گریبان پکڑ کر ایک جھٹکے سے آمن نے

اٹھایا، اور پھر مکا اس کے جبرے پر جوڑ دیا

Posted on Kitab Nagri

”رک جاؤ، یہ کیا کر رہے ہو تم؟“ گم صم علیا ہوش میں آکر نریمان کے سامنے آتی غصے میں ماسمن سے مخاطب تھی

”ہٹ جاؤ سامنے سے، میں اس شخص کی ہڈیاں توڑ دوں گا، نورما کو ہاتھ لگانے کی جرات کیسے کی اس نے۔“ وہ شعلہ بار نظروں سے نریمان کو گھورتا بھڑک کر علیا سے بولا تھا

”اس نے کچھ نہیں کیا، اب اسے مت مارنا۔“ آمن کے تیوروں پر دہل کر نورما بول اٹھی تھی

”اسے کیوں نہ ماروں؟ اس لیے کہ یہ تمہارا بہت پرانا محبوب ہے؟“ آمن بھڑک کے بحرک کر بولنے پر وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی

”آمن! نلا وجہ بات کو کہیں سے کہیں مت لے جاؤ، گڑے مردے اکھاڑنے سے کسی کو کیا ملے گا، تمہاری موجودگی میں، میں کیا کوئی بھی اس کو محبوب نہیں ہو سکتا، رہی بات گزرے کل کی، تو پسند بدلتی رہتی ہے، میری نظر میں اہمیت آج کی ہے جس میں میری پسند میری محبت علیا ہے اور محبت کبھی نہیں بدل سکتی۔“ نریمان کے انکشاف پر آمن نے چونک کر علیا کو بھی دیکھا تھا

”نورما! نریمان تمہارے ذریعے تمہارے ڈیڈی کو یہ بات پہچانا چاہتا تھا کہ یہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے، مجھے بھی یقین تھا کہ تمہارے ڈیڈی میرے ماں باپ کو نریمان کے لیے راضی کر لیں گے مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہارے پاس مدد کے لیے آئیں گے تو یہ ذلت آمیز سلوک کیا جائے گا، بہت اچھا صلہ دیا تم نے میری دوستی اور وفاداری کا، اب میں مر جاؤں گی مگر تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی، چلو نریمان۔۔۔“ علیا شدید غم و غصے میں

Posted on Kitab Nagri

بولی اور نریمان کا ہاتھ پکڑے کھا جانے والی نظروں سے آسن کو گھورتی باہر نکل گئی، شرمندہ کھڑا آسن ان دونوں کے باہر نکلتے ہی نورما کی طرف متوجہ ہوا اور اگلے ہی لمحے اس کے ہوش اڑ گئے تھے، سرعت سے وہ اس کی طرف بڑھا جو چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سسک رہی تھی

”نورما! جو ہو امیری غلط فہمی کی وجہ سے ہوا، مجھے لگا وہ زبردستی تمہیں بات کرنے پر مجبور کر رہا ہے اور پھر مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔۔۔ مجھے معاف کر دو، میں تمہاری اور علیا کی دوستی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا، تم رومت میں اسے منالوں گا۔“ اسے شانوں سے تھام کر وہ شدید ندامت سے بولا تھا

”اگر مجھے پہلے سے پتہ ہوتا کہ نریمان کس وجہ سے میرے پاس آیا ہے تو میں ضرور اس کی بات سنتی، علیا کتنی امید کے ساتھ اسے یہاں لائی ہوگی، میں نے اس کی ایک نہیں سنی، اوپر سے تم آکر رہی سہی کسر پوری کر دی، جب سب نے مجھے تنہا کر دیا تھا ایک علیا ہی تھی جو میرے ساتھ تھی اور آج وہ کتنی دل برداشت ہو کر گئی ہے۔“ وہ سسکیوں کے درمیان بولی تھی

”میں ابھی جا کر ان دونوں سے معافی مانگ لیتا ہوں، علیا کو راضی کر کے لاؤں گا تمہارے پاس، بس تم رونا بند کرو، مجھ سے تمہارے یہ آنسو برداشت نہیں ہو رہے۔“ اس کے سنجیدہ گھمبیر لہجے پر نورما نے اسے دیکھا جبکہ وہ اس کی سرخ بھیگی آنکھوں سے نگاہ چراتا وہاں سے چلا گیا

☆...☆...☆

Posted on Kitab Nagri

دروازے پر رکی وہ علیا کی طرف متوجہ تھی جو زریمان اور آمن کے پیچھے ہی آہنی احاطے سے نکلتی الوداعی انداز میں ہاتھ ہلا رہی تھی جو اب مسکراتے ہوئے اس نے بھی ہاتھ ہلایا اور خاموشی سے ان تینوں کو دور جاتا دیکھتی رہی، آمن علیا اور زریمان سے معذرت کر کے منالایا تھا اور ساتھ ہی رات کے کھانے پر دونوں کو مدعو بھی کر لیا تاکہ وہ دونوں اپنا مدعا خود نروان کے گوش گزار دیں، کھانا بہت اچھے ماحول میں کھایا گیا، حنہ کے ساتھ مل کر اس نے کھانے کا اہتمام کیا تھا، سارا وقت خاموشی سے وہ ان سب کی باتیں سنتی رہی، گفتگو میں اس کا حصہ نہ ہونے کے برابر رہا اس کی کوئی خاص وجہ نہ تھی بہر حال وہ بہت خوش تھی، علیا اور زریمان کے فیصلے سے اور یقیناً نروان کو بھی ان کے فیصلے میں کوئی برائی نظر نہیں آئی تھی، تین خستہ فضاؤں میں گہری سانس بھرتی وہ آہنی احاطے کے قریب چلی آئی، آسمان بالکل صاف اور پورے چاند کی دودھیاروشنی سے بہت روشن دکھائی دے رہا تھا، دور تک پھیلی برف کی دبیز تہہ بھی چاند کی کرنوں میں شفاف اور دمک رہی تھی، درختوں اور پیڑوں پر جمی برف بھی آنکھوں کو بہت بھلی لگ رہی تھی، یونہی وہ اطراف کا جائزہ لیتی چاندنی رات کو اپنی آنکھوں میں جذب کر رہی تھی کہ وہاں نروان کی آمد ہو گئی

”کیا بات ہے نورما۔۔۔ آض تم بہت خاموش تھی، علیا کی موجودگی میں بھی کیا تم اس کے فیصلے سے خوش نہیں ہو؟“ نروان نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

”میں بس سب کی باتیں سن رہی تھی، اچھا لگ رہا تھا سب کو ایک ساتھ دیکھ کر۔“ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ ”علیا نے اپنے لیے زریمان کو چن پر مجھے حیران ضرور کیا ہے کیونکہ اس نے مجھے زریمان کے لیے

Posted on Kitab Nagri

اپنی پسندیدگی کے بارے میں کچھ بتایا نہیں تھا، لیکن میں خوش ہوں، مطمئن ہوں، نرمیان ایک اچھا اور مخلص انسان لگا ہے مجھے۔“

”ہاں تم نے ٹھیک کہا، وہ اسب پہلے جیسا لا ابالی نہیں رہا، بہت سمجھدار اور سنجیدہ ہو چکا ہے۔“ نروان تاکید انداز میں بولا تھا جبکہ نورما خاموش رہی تھی

”میں جانتا ہوں تمہیں مجھ سے اور اپنی ماں سے بہت شکایتیں ہیں، وہ سب جائز بھی ہیں۔۔۔ لیکن کوئی بھی انسان رشتوں سے قطع تعلقی اپنی خوشی سے نہیں کرتا، حالات رویے ٹوٹی امیدیں یہ سب وجوہات انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کر دیتی ہیں، انسان ہمیشہ بروقت درست فیصلے نہیں کر سکتا۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں تم سے، حنہ سے، ایک گھر کا سربراہ ہوتے ہونے کی حیثیت سے مجھے اپنے اصولوں میں لچک رکھنی چاہیے تھی، غلط اثرات سے خود کو تمہیں اور حنہ کو بچانا چاہیے تھا مگر مجھے یہ اعتراف کرنا ہی پڑے گا کہ نہ میں اچھا شوہر بن سکا نہ ہی اچھا باپ۔“ نروان کے تاسف زدہ بھاری لہجے کو سنتی نورما اس کی کیفیت کو اچھی طرح سمجھ سکتی تھی

”ڈیڈی! بلاشبہ آپ ایک بہت اچھے باپ ہیں، میرے دل میں کبھی یہ خواہش نہیں جاگی کہ میں آپ کو چھوڑ کر ماں کے پاس چلی جاؤں، آپ نے اور ماں نے مجھے دنیا کی ہر خوشی پر فوقیت دی ہے، آپ دونوں نے وقت اور حالات کو دیکھتے ہوئے ہر فیصلہ کیا ہو گا، وہی فیصلہ جو آپ دونوں کو اس وقت مناسب لگا ہو گا، مجھے نہ آپ سے کوئی شکایت ہے نہ ماں سے، جو تھوڑی ناراضگی تھی اس کا اظہار میں کر چکی ہوں، میں اب خوش ہوں آپ دونوں کے قریب آ جانے سے، لیکن مجھے اس بات کو دکھ ہے کہ آپ دونوں نے مجھے آمن سے کیوں بے خبر رکھا؟ آپ کو اندازا ہو گیا تھا کہ اس کے جانے کے بعد مجھے اس کی فکر رہنے لگی تھی۔“

Posted on Kitab Nagri

”تم مجھ سے بد ظن نہ ہو جاؤ یا حنہ سے بد گمان نہ ہو جاؤ نس یہی خدشات تھے جو تمہیں بے خبر رکھا، ایک سبب یہ بھی تھا کہ میں چاہتا تھا تمہیں احساس ہو کہ تمہاری طرف سے زیادتی ہوئی ہے، مجھے اندازہ ہے کہ تمہیں احساس بھی ہو گیا تھا مگر مجھے حنہ سے معلوم ہوا کہ آمن نے وعدہ لیا ہے اس سے کہ تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا جائے۔“ نروان کے کہنے پر وہ کچھ نہ بول سکی۔

”لیکن اب آمن یہاں موجود ہے، میں چاہتا ہوں تم اس کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کر کے ہر زیادتی کا ازالہ کرو، یہ اخلاقیات کی رو سے بھی تم پر فرض ہے، اس کی عزت اور قدر کرنے کے لیے یہ کافی ہونا چاہیے، تمہارے لیے وہ تمہارے ماں باپ کا احترام کرتا ہے، ان سے محبت اور عقیدت رکھتا ہے۔“ نروان کے کہنے پر اس نے خاموشی سے سر جھکا لیا تھا

گھر میں داخل ہوتا وہ پھیلی خاموشی پر حیران ہوتا کچن کی سمت بڑھا، جہاں نور ما مصروف نظر آئی، سرخ رنگ کے لباس ہر اس نے سفید سویٹر پہن رکھا تھا، پونی ٹیل میں قید اس کے سیاہ ریشمی بالوں کا آبشار بہت نمایاں اور دلکش لگ رہا تھا، سبز قہوہ مگ میں انڈیلتے ہوئے نور ما کو اچانک ہی خود پر مرکوز نگاہوں کی حدت اور خاموش کھڑے آمن کی موجودگی کا احساس ہوا تھا

”ڈیڈی اور ماں نیچے ہیں، تمہارے لیے بھی قہوہ لے آؤں؟“ گہری نظروں سے نگاہ چراتی وہ مخاطب ہوئی تھی

”ابھی نہیں، مجھے تم سے بات کرنی ہے، یہ مگ مجھے دو میں نیچے دے آتا ہوں۔“ اس کے سنجیدہ لب و لہجے پر نور مانے خاموشی سے دونوں مگ اس کے حوالے کر دیئے، اس کے جانے کے بعد وہ آتش دان کے سامنے کاؤچ پر آ بیٹھی تھی، اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا

Posted on Kitab Nagri

”کیا ہم باہر جا کر بات کر سکتے ہیں؟“ آمن کے سوال پر وہ چپ چاپ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی تقلید میں باپر آگئی، رات بہت خوبصورت اور اپنے جو بن پر تھی، کھلے آسمان کی وسعتوں میں جگمگاتے ستاروں کے جھرمٹ بہت قریب دکھائی دے رہے تھے، آب و تاب سے دکتے چاند کی گرد کئی روشن ہالے آنکھوں کو خیرہ کرنے والے تھے، خوابناک گہرہ نیلگوہ روشنی میں ہیج منظر فوسوں خیز تھا، ہیرے موتیوں کی طرح گچ کرتی دبیز برف پر دھیرے دھیرے آمن کے ساتھ قدم آگئے بڑھاتی وہ اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش میں تھی

”میرے لیے یقین کرنا مشکل ہے کہ تم وہی نور ماہو، میں نے اس قدر غصہ کیا تم پر، تم پر چیخا چلایا ہوں، جانے کیا کچھ غلط بھی کہہ گیا ہوں، آج تم میری وجہ سے روئی بھی ہو، لیکن اس سب کے باوجود تم شانت ہو، پرسکون ہو، مجھے ایک بار بھی تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے وہ نفرت اور حقارت نظر نہیں آئی جس کا میں عادی تھا۔“ اس کے گھمبیر سنجیدہ لہجے پر نور ماہو اس کی جانب دیکھ نہ سکی تھی

”جانے تم حیران ہو یا میری کم ظرفی یاد دلار ہے ہو، لیکن میں یہیں کہوں گہوں گی کہ جو تم نے کیا وہ سب کرنے میں تم حق بجانب ہو، میرے رونے کی بھی فکر نہ کرو تمہارے لیے رونے کی مجھے عادت ہو چکی ہے، رلاتی جو رہی ہوں تمہیں۔“ اس کے دھیمے لہجے پر آمن چند لمحوں تک خاموشی سے اس کی جھکی آنکھوں کو دیکھتا اپنے قدم روک گیا تھا

”نور ماہو! مجھے تمہارے دیئے گئے وہ آنسو بھی عزیز تھیمیں نے ان آنسوؤں کو کبھی زمین پر گرنے نہیں دیا، یہاں سے جانے کے بعد بھی نہیں۔“ آمن کے گھمبیر لہجے پر اس نے سر اٹھایا تو سیاہ ستاروں آنکھیں آنسوؤں سے لریز تھیں

Posted on Kitab Nagri

”مجھے معاف کر دو آمن، تنہائی کی سزا جھیلنے جھیلنے میں تھک چکی ہوں۔“ وہ لرز تیکرب ناک لہجے میں بولی تھی

”میں بھی تھک چکا ہوں اس لیے واپس لوٹ آیا، صرف تمہارے لیے ہی نہیں، اپنے دل کی خاطر بھی، جس پر مزید جبر کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔“ اس کے صبیح رخساروں پر ڈھلکے آتے موتیوں کو نرمی سے پوروں میں سمیٹا وہ بولا تھا

”کاش تم جبر نہ کرتے، ایک بار پلٹ کر تو دیکھتے۔“ وہ سسکیاں ضبط کرتی بمشکل بولی تھی

”کس امید پر پلٹ کر دیکھتا، تم نے سارے دروازے ہی بند کر دیئے تھے۔“ اس کی بھیگی پلکوں پر بو جھل ہوتے دل کے ساتھ اس کے لہجے میں شکوہ در آیا تھا

”محبت کا اعتراف کیا تھا تم نے، مجھ پر نہ سہی مگر اپنی محبت پر تو بھروسہ ہونا چاہیے تھا تمہیں۔“ وہ لرز تے لہجے میں بولی تھی

”میں خوفزدہ تھا، بہت ٹوٹ چکا تھا، پلٹ کر دیکھتا اور تمہیں کہیں نہ ہوتیں تو مزید اس صدمے کو سہنے کی سکت نہیں تھی مجھ میں۔“

”مگر میں تو وہی کھڑی ہوں، جہاں کھڑی تمہیں اس وقت تک دیکھتی رہی جب تک تم آنکھوں سے او جھل نہ ہو گئے۔“ اس کے نم لہجے پر وہ اسے ایک ٹک دیکھتا کچھ بول نہ سکا تھا۔ ”جس سے محبت ہوتی ہے اسے ایک موقع تو دینا چاہیے، اس کے لیے کم از کم ایک راستہ تو کھلا چھوڑنا چاہیے، میں تو ہر دن نئے سرے، نئی امیدوں

Posted on Kitab Nagri

کے ساتھ خود کو جوڑ جوڑ کر تمہارا انتظار کرتی رہی ہوں مگر تم نے خود پر اتنے پہرے لگا دیئے، یہ وعدے لے لیے کہ مجھے تم سے بے خبر رکھا جائے، شہر دوسری دنیا میں تو نہیں ہے، تمہیں یہ غلط فہمی رہی کہ ماں اور ڈیڈی مجھ سے سب کچھ چھپالیں گے تو مجھے تمہاری کوئی خبر نہیں ملے گی، کوئی واپس پلٹنا ہی نہ چاہتا ہو تو اسے کس امید پر پکارا جاسکتا ہے۔“

”ہاں۔ مجھے ایک موقع دینا چاہیے تھا لیکن اس وقت میں بہت مایوس تھا یا پھر میں تم سے بہت ناراض، مگر کبھی میری مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں رہا، تم سے چھپانے کی وجہ یہ خدشہ بھی تھا کہ کہیں تم ماں سے بھی بد ظن نہ ہو جاؤ، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں ایک بار پھر مہربان سائبان سے محروم نہ ہو جاؤں۔“ اس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتا وہ مضطرب لہجے میں بولا تھا اور پھر دھیرے اسے اسے شانوں سے تھام لیا

”جانتی ہو یہاں سے جانے کے بعد ڈیڈی اور ماں کے احکامات اور مشوروں کے مطابق گے بڑھنا ہی میرا مقصد بن گیا، میں تہیہ کر لیا تھا کہ کسی اچھے مقام کو حاصل کر کے، کسی قابل بن کر ہی تمہارے سامنے جاؤں گا، یہ میں ہی جانتا ہوں کہ گزرے ماہ و سال میں ہر دن ہر رات کے جانے کتنے لمحہ میں نے تمہاری یاد کی افیت میں گزاریں ہیں۔“ ر کے ر کے ضبط کرتے لہجے میں بولتا وہ چند لمحوں تک خاموشی سے نورما کی بھیگی نم آنکھوں میں تیرے چاند کے عکس کو دیکھتا رہا۔

”بورما! میں نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ تم بدل جاؤ مگر یہ ضرور چاہا کہ تم ان جذبوں کی، اس محبت کی قدر ضرور کرو، جو میرے دل میں تمہارے لیے ہے۔“

Posted on Kitab Nagri

”کیسے قدر نہ ہوگی اس محبت کی جو مکمل میرے لیے ہے کسی بھی شراکت داری کے بغیر۔“ نور مادر میان میں بول اٹھی تھی۔ ”میں اپنے ماں باپ جیسی زندگی نہیں گزارنا چاہتی، ایک تعلق میں بندھے ہونے کے باوجود ندی کے دو کنارے کی طرح، تنہائی اور نارسائی کا عذاب سہتے تعلق کتنے اذیت ناک اور کتنے ادھورے ہوتے ہیں یہ مجھ سے اور تم سے بہتر کون جانتا ہو گا۔۔۔۔“

”تم ہر گز ان خدشات میں ہلکان نہ کرو خود کو، ہم ایک مکمل زندگی گزاریں گے کیونکہ ہم نے تعلق کو مضبوط کرنے اور رشتوں کو نبھانے کے ہنر بروقت سیکھ لیے ہیں، تمہیں خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔“ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر نرم لہجے میں بولتا وہ مسکرایا تھا

”ماں کہتی ہیں کہ تمہاری وجہ سے ان کے اور ڈیڈی کے درمیان پھیلے فاصلے ختم ہوئے ہیں، میں ان سے متفق ہوں، تم ان کے پاس نہ جاتے تو وہ آج ڈیڈی کے پاس نہ ہوتیں اور شاید میں بھی آسمان سے زمین پر نہ آتی۔“ وہ دھیمے لہجے میں بولتی اس کی جانب نہ دیکھ سکی تھی

”نور ما! میرے دل میں تمہارا مقام آج بھی آسمان کی اونچائیوں پر ہے۔“ اس کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کرتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔ ”اس دنیا میں اگر میں کسی کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا تو وہ صرف تم ہو، تمہاری محبت نے مجھے انسان بنا دیا، ورنہ میں انسانیت کے سب سے آخری درجے کا اجڑا اور احساسات سے عاری انسان تھا، تمہاری محبت مجھے برف کے ان جزیروں سے نکال لائی، جہاں میری زندگی کسی حیوان سے مختلف نہ تھی، تم نے میری دل کو زرخیز کیا، اپنی محبت کا بیج بویا، دنیا کو تسخیر کرنا سیکھایا، میں نہیں جانتا تھا کہ ماں

Posted on Kitab Nagri

باپ کی محبت کیا ہوتی ہے، تم نے اپنے ماں باپ کی محبت میں شریک کر کے مجھے دنیا کی عظیم نعمت سے سرفراز کر دیا ہے۔“ اس کے لہجے کی سچائی اور تشکر نورما کو اس کی آنکھوں میں بھی نظر آرہا تھا

”تم نے جو کچھ پایا۔ حاصل کیا تم اس کے مستحق اور اہل ہو، یہ سب اگر تم میرے پچھتاؤں اور ندامت کو کم کرنے کے لیے کہہ رہے ہو تو۔۔۔“

”نہیں، میں صرف حقیقت بیان کر رہا ہوں۔“ وہ درمیان میں بول اٹھا تھا۔ ”بھول جاؤ ہر اذیت، پچھتاوے اور ندامت کو، گزرتے وقت کی آزمائشوں سے ہم نہ گزرتے تو یہاں آج ایک دوسرے کے سامنے سرخرو نہ کھڑے ہوتے۔“ اس کے کہنے پر نورما چند لمحوں تک اسے دیکھتی رہی تھی

”بہت پر اعتماد ہو چکے ہو تم، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہارے اندر اس قدر تبدیلیاں بھی آسکتی ہیں۔“ وہ مدہم مسکراہٹ کے ساتھ کچھ رشک آمیز لہجے میں بولی تھی

”سچی محبت میں اذیتیں اور صعوبتیں جھیلنے والوں کا ظاہر، باطن یونہی نکھر جاتا ہے پہلی بار کھیلتے پھول کی طرح، ویسے یہ مثال میں نے تمہارے لیے دی ہے، اس پر تمہارا حق زیادہ، سیکونکہ تم پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہی ہو۔“ یکدم آسن کے شوخ لہجے اور نظروں پر جھنپتی وہ مسکرا اٹھی تھی

”پھر کل تم خود اپنے گھر چلو گی یا میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں، تم کہو گی تو میں اس گستاخ گیٹ کیپر کو ناکل باہر کروں گا۔“

Posted on Kitab Nagri

”میں کیسے اس گھر کی ناقدری کر سکتی ہوں، جو تم نے اتنی محبت، محنت اور مشقت سے میرے لیے بنایا ہے، اتنا قیمتی تحفہ تو مجھے صرف تم سے ہی مل سکتا ہے، میں ضرور اپنے گھر جاؤں گی۔“ آمن کے خوشی سے دکتے چہرے کو بغور دیکھتی وہ بولی تھی

”مجھے اپنی محنت، مشقت کا صلہ سود سمیت تمہاری ایک ہاں سے مل گیا ہے، وہ گھر نہ صرف تم سے میری محبت کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے بلکہ تم سمیت ماں اور ڈیڈی سے میری عقیدت کی نشانی بھی ہے، اس گھر میں سب کچھ مکمل ہو گا، میں اور تم بھی۔۔۔ بس تم سے اتنی گزارش ہے کہ اس پر اب حکمرانی کرتے ہوئے کبھی غصے میں مجھے گھر سے نہ نکالنا، باقی سنبھال لوں گا۔“ اس کے مسکراتے غیر سنجیدہ لہجے پر نورمانے ساختہ ہنسی تھی، اس کے شکر فی لبوں اور فسوں گر آنکھوں سے پھوٹی کھنکھناہٹوں اور جگمگاہٹوں سے مزین خیرہ کن روپ کو دل میں اتارتا آمن اس کا ہاتھ تھامے واپسی کے لیے پلٹا تھا، بخ بستہ گہری رات کی خوابناکی میں گھلی چاند کی دودھیاں کرنوں میں چمکتی برف پر زمیں سے آسمان تک ہر سمت محبت کا فسوں بکھرا ہوا تھا جو گواہ تھا کہ آزمائشوں اور صبر کے بعد یہ محبتیں اور خوشیاں ہمیشہ پائیدار رہنے والی ہیں

www.kitabnagri.com

☆...☆...☆

ختم شد

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com